REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۷ — شمارہ ۱۹

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۲۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۳ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ — ۱۱ ہجرت ۱۳۵۷ ہش — ۱۱ مئی ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۸/۵/۷۸ کی اطلاع مظہر ہے کہ ۔ "حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ"۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۰/۵/۷۸ کو جرمنی تشریف لے جا رہے ہیں ۔ اور اس ماہ کے آخر تک لنڈن پہنچ جائیں گے تا کہ لنڈن کانفرنس میں شرکت فرمائیں ۔ انشاء اللہ ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی نیز اس سفر کے ہر طرح بابرکت ہونے کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۸ ہجرت (مئی)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان تاحال سفر پر ہیں ۔ ۹ مئی کو واپسی متوقع تھی لیکن ۲ مئی کو حیدر آباد سے ساٹھ میل دور جیپ اُلٹنے سے محترمہ بیگم صاحبہ کو معمولی چوٹیں آئیں ۔ بناء بریں سفر ۱۳ مئی پر ملتوی کیا گیا ۔ ڈاکٹروں کے نزدیک چوٹوں کی وجہ سے تشویش کی کوئی بات نہیں ہے ۔ تاہم احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی کامل صحت اور سب کی بخیریت مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

آل شری لنکا احمدیہ سالانہ جلسہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

روح پرور پیغام

حسبِ پروگرام آل سری لنکا احمدیہ مسلم کانفرنس بتاریخ ۲۲ و ۲۳ اپریل کو منعقد ہونا قرار پائی تھی ۔ جس کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس حال انچارج مبلغ سری لنکا کی درخواست پر ازراہِ شفقت رُوح پرور پیغام ارسال فرمایا لیکن مقامی حالات کے پیشِ نظر کانفرنس مقررہ تاریخوں کی بجائے بتاریخ ۱۵ اپریل منعقد ہوئی ۔ اس طرح حضور کا پیغام کانفرنس کے موقعہ پر سُنایا نہیں جا سکا ۔ تاہم احباب کے رُوحانی استفادہ کے لئے ذیل میں اس کا مکمل متن درج کیا جاتا ہے ۔ ایک روزہ کانفرنس کی مفصل رپورٹ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائی جائے ۔ (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

برادرانِ جماعت ہائے سری لنکا !

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنی سالانہ کانفرنس ۲۲، ۲۳ اپریل کو منعقد کر رہے ہیں ۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس اجتماع کو ہر پہلو سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے ۔ آپ کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ ہمارے اجتماعات عام سیاسی یا سماجی جلسوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ہمارے پیشِ نظر یہ مقصد ہوتا ہے کہ جماعت میں باہمی تعارف و اخوت بڑھے اور ہم سب مل کر اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے دعائیں کریں ۔ مشورے کریں ۔ اور اِس امر کا جائزہ لیں کہ اپنے مقاصد میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں ۔ یہ اجتماعات اپنی نوعیت کے اعتبار سے اہم تربیتی پہلو بھی رکھتے ہیں ۔ اِس لئے کوشش کریں کہ سب چھوٹے اور بڑے اِس میں ہمہ وقت حاضر رہ کر پورا پورا فائدہ اُٹھائیں ۔ اور باہمی تعاون ، محبت ، اخلاص اور انابت الی اللہ کے ذریعہ ایسا رُوحانی ماحول پیدا کریں ۔ جو سب کے لئے باعثِ برکت ہو ۔

اِس موقعہ پر مَیں آپ کی توجہ دو اُمور کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ اوّل یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ زمانہ غلبۂ اسلام کا مبارک دَور ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر فیصلہ فرما دیا ہے کہ اسلام کی آخری جنگ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس عظیم رُوحانی فرزند کے ذریعہ ہی جیتی جائے گی ۔ تمام شیطانی قوتیں پسپا ہوں گی ۔ تمام جھنڈے سرنگوں ہوں گے اور بالآخر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کا جھنڈا ہر مُلک اور ہر خطۂ ارض پر بلند ہو گا ۔ اسلام کی یہ آخری فتح ہم سے انتہائی جد و جہد اور قُربانی کا مطالبہ کرتی ہے ۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کے لئے ایثار و قُربانی ، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں دُنیا کے لئے نمونہ بنیں ۔ اور اپنے حُسنِ عمل سے دُنیا کو اِسلام کی طرف کھینچنے کا موجب ہوں ۔ اِس وقت دُنیا میں چاروں طرف بے چینی پائی جاتی ہے ۔ قومیں قوموں پر چڑھائی کر رہی ہیں ۔ رنگ و نسل کے امتیازات بدستور قائم ہیں ۔ انسانی حقوق کے بلند و بالا دعاوی کے باوجود کمزور اور پسماندہ اقوام ظلم و تعدّی کا شکار ہو رہے ہیں ۔ یہ سب اِس لئے ہے کہ دُنیا اپنے رب سے بیگانہ اور اُس کی عظمتوں سے ناآشنا ہے ۔ یہ ہماری ذمّہ داری ہے کہ ہم انہیں اسلام کی پُرحکمت تعلیم سے محبت پیار کے ساتھ روشناس کرائیں ۔ اور اپنے عمل و کردار سے اُنہیں یہ دِکھائیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کر کے ہی دُنیا امن و سکون کا سانس لے سکتی ہے ۔ اور ایک حسین معاشرہ معرضِ وجود میں لایا جا سکتا ہے ۔

دُوسری بات جس کی طرف مَیں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو عظیم رُوحانی انقلاب آج سے ۱۴۰۰ سال قبل بپا ہوا تھا اس کی حرکت اب اپنے آخری عروجی دَور میں داخل ہو چکی ہے ۔ جس کا ذکر قرآن کریم نے لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے الفاظ میں کیا ہے ۔ یہ وُہ دَور ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؐ کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے تمام دُنیا کو اُمّتِ واحدہ بنا کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے ۔

اِس دَور کے دو بنیادی مطالبے ہیں ۔ ایک یہ کہ ہماری صفوں میں ہر لحاظ سے کامل اور پختہ اتحاد قائم رہے ۔ ایسا اتحاد جس میں کسی قسم کا رخنہ نہ ہو ۔

دوسرے یہ کہ غلبۂ اسلام کے لئے جو منصوبے اور تدابیر بھی اختیار کی جائیں اُن میں بھی کامل اتحاد اور یکجہتی ہونی چاہیئے ۔ ایسے منصوبوں کو جن کا تعلق یورپ اور ایشیا اور دُنیا کی متفرق آبادیوں سے ہو ، یکجہتی کے ساتھ بروئے کار لانے کا عظیم کام اُسی وقت سرانجام پا سکتا ہے جب اُس کی باگ ڈور ایک ہی قابلِ اعتماد وجود کے ہاتھ میں ہو ۔ وہ وجود قرآن کریم کے مطابق خلافت ہے ۔ خدا تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا ہے ۔ اور وہی اس کی تائید اور حفاظت کرتا ہے ۔ یہ اس کا وعدہ ہے ۔ اسلام کے دورِ اوّل میں جب خلافت مٹ گئی تو مسلمان پھر ایک ہاتھ پر جمع نہ ہو سکے ۔ اور اُن میں انتشار پھیلتا چلا گیا ۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ کے ماتحت دوبارہ اس کا احیاء کیا ہے ۔ اسلام کی آخری فتح کے لئے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ **بدر** قادیان
مورخہ ۱۱ ہجرت ۱۳۵۷ ہش

اسلحہ سازی کی دوڑ اور امنِ عالم

دوسری جنگِ عظیم (۱۹۳۹ء — ۱۹۴۵ء) کے دوران جب جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر امریکی ساخت کے دو ایٹم بم پھینکے گئے اور لاکھوں نفوس کی آبادی کے یہ دونوں شہر آن کی آن میں صفحۂ ہستی سے مٹ گئے اور بیک وقت ایسا اتلافِ جان ہوا جس کی مثال دُنیا میں اس سے قبل نہیں سُنی گئی تھی تو اس وقت پہلی بار بیرونی دُنیا نے ایٹم بم کا نام سُنا۔ اور اس کی ہیبت ناک تباہ کاریوں کا عملی اندازہ کیا۔ اس کے جلد بعد یہ جنگ ختم ہو گئی۔ اور زمانہ امن شروع ہو گیا۔ جو اب تک چل رہا ہے۔ لیکن اس زمانۂ امن میں بھی اسلحہ سازی کا کاروبار بدستور چل رہا ہے۔ بلکہ بعض پہلوؤں سے کہیں زیادہ تیز رفتاری سے۔ اور ایسے مُہلک ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں جو پہلے تیار شدہ اسلحہ کے مقابلہ میں کہیں زیادہ تباہی مچانے والے ہیں۔ بموں کی قسمیں بھی کئی ہیں۔ مشہور ترین بموں کے لحاظ سے ایٹم بم کے بعد ہائیڈروجن بم اور اب نیوٹرون بم اسی زمانۂ امن کی ہی دین ہے۔ اور اس کی تباہ کاریوں کی جو تفصیل اخباروں میں پڑھنے کو ملتی ہے وہ اور بھی خوفناک ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی یافتہ ممالک اسلحہ سازی کی دَوڑ میں ایک دُوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس کو امن کی جانب ایک مؤثر قدم قرار دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے [illegible] ثانی کے شر سے بچنے کا اس سے زیادہ مؤثر ذریعہ اور کوئی نہیں کہ فریقِ اوّل اُس سے [illegible] تر ین اسلحہ سے مسلح ہو جائے۔ آپسی بداعتمادی کی ایسی فضا میں ظاہر ہے کہ اسلحہ سازی [illegible] کوئی انتہا نہیں۔ اور نتیجۃً عالمی امن ہر وقت معرضِ خطر میں رہتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ [illegible] ترقی نہیں جس سے نوعِ انسان کی تباہی و بربادی ہو۔ اور جو کوئی تعمیری ترقیات عصرِ حاضر میں حاصل ہوئی ہیں اُن سب کو اپنے ہاتھوں آگ لگا دی جائے ——!!

اس وقت ایسے تباہ کن ہتھیار کس مقدار میں بن چکے ہیں اور اُن کی تباہ کاری کا کیا اندازہ ہے؟ اس بارہ میں حال ہی میں سٹاک ہالم انٹرنیشنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ۱۹۷۸ء کی سالانہ کتاب میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ جس کا خلاصہ اخباروں میں کچھ اس طرح شائع ہوا ہے:—

"نئی دہلی ۲۷ر اپریل۔ دُنیا کے بھنڈار میں آج دس لاکھ ہیروشیما قسم کے بموں کے برابر ایٹمی ہتھیار موجود ہیں۔ جو شمالی نصف کرّہ کے بیشتر شہروں کو تباہ کرنے نیز اس خطہ کے بے شمار لوگوں کو ہلاک کرنے اور شعاؤں کے اثرات کے ذریعہ دُوسرے ریجنوں کے لاکھوں لوگوں کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہیں۔ سٹاک ہالم انٹرنیشنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ۱۹۷۸ء کی سالانہ کتاب میں جو آج شائع کی گئی ہے بتایا گیا ہے کہ دنیا کی فوج پر چار لاکھ ڈالر خرچ کیا جاتا ہے جو ایک اندازہ کے مطابق ترقی یافتہ ممالک کی طرف سے ترقی پذیر ممالک کو دی جانے والی ترقیاتی رقم کا ۲۰ گنا ہے۔ یہ کتاب جو اتحادی سبھا کی جنرل اسمبلی کے خاص اجلاس جو تخفیفِ اسلحہ کے متعلق اگلے ماہ منعقد ہو رہا ہے، کے لئے کافی پہلے تیار کی گئی ہے، میں کہا گیا ہے کہ اب خلا میں نئے ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو رہی ہے۔ اس میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ اگلی خلائی لڑائیاں کافی خطرناک ہوں گی۔ کتاب میں کہا گیا ہے کہ نیوٹرون بم کی تیاری و ترقی ایٹمی لڑائی کی طرف ایک اشارہ ہے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ فوجی اخراجات میں بدستور اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔"

(پرتاپ جالندھر ۲۸/۴/۷۸ صفحہ ۴)

اسی پس منظر میں (جیسا کہ آپ نے اس خبر میں پڑھا) عنقریب اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تخفیفِ اسلحہ کی بات چیت ہونے والی ہے۔ ظاہر ہے کہ جنرل اسمبلی کے ممبران کی تعداد اگرچہ بہت زیادہ ہے اور دُنیا کے سبھی ممالک کے نمائندے اس میں شریک ہیں۔ اور کوئی مُلک بھی یہ نہیں چاہتا کہ یہ بھری پُری دُنیا تباہ ہو اور سبھی کا یہ خیال ہے کہ کسی نہ کسی طریق پر وہ مُہیب خطرہ جو ایٹمی جنگ کی صورت میں اس وقت دُنیا کے سروں پر منڈلا رہا ہے اوّل تو قطعی طور پر ختم ہو جائے یا اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو کم سے کم اس کو ممکن حد تک کم کیا جائے۔ ہمارے نزدیک یہاں پر دونوں [illegible] گنتی اصل معاملہ سے نپٹنے میں اس قدر فیصلہ کن نہیں جس قدر کہ خود اسلحہ ساز ممالک کی اپنے رویّہ کے اندر تبدیلی لانے کی عملی صورت۔

اقوامِ متحدہ نے آج تک کئی مسائل پر فیصلے دیئے۔ چونکہ اس ادارہ کے پاس کوئی ایسی مادّی طاقت نہیں جس کے زور پر وہ اپنے فیصلے منوا سکے۔ اس لئے اس کے فیصلے بس رجسٹروں کی زینت یا آئندہ کے لئے بحث و تمحیص کا موضوع ہی بنتے رہے ہیں۔ اسرائیل کے بارہ میں یو۔ این۔ او کے فیصلے ہماری اس بات کا زبردست ثبوت ہیں۔ بہرحال خوشی کی بات ہے کہ اس وقت وہ طاقتیں بھی جو اسلحہ سازی کا کاروبار کرتی ہیں، اسلحہ [illegible] کی دوڑ اور اس کے خطرناک عواقب سے پریشان اور خوفزدہ ہیں۔ اور خواہش رکھتی ہیں کہ کوئی ایسا پہلو نکل [illegible] جس سے کم سے کم اسلحہ سازی کی دوڑ ختم ہو۔ اور اس [illegible] کے صدر اور روسی کمیونسٹ [illegible] سازگار ہو جائے۔ چنانچہ روس [illegible] پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سیکرٹری بریژنیف نے بھی اس اجلاس کی کامیابی کی تمنّا ظاہر کی ہے۔ اور ماسکو میں نوجوانوں کی ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس کو کامیاب بنانے کے لئے سرگرمی سے حصّہ لینا چاہیئے۔ اس کے ساتھ انہوں نے چند اقدامات بھی تجویز کئے ہیں۔ اگر اُن کا یہ بیان محض سیاسی نوعیت کا نہیں بلکہ عملی طور پر وہ امنِ عالم کو پائیدار بنانے کے حق میں ہیں تو یہ ایک اچھی بات ہے۔ وقت بتائے گا کہ دُنیا کے سیاستدان اور اسلحہ ساز ممالک کہاں تک ٹھوس بنیادوں پر اس بارہ میں پیش رفت کرتے ہیں ——!!

ایک عام آدمی جب اسلحہ سازی کی اس نہ ختم ہونے والی دوڑ کو دیکھتا ہے اور ان ہتھیاروں کی تباہ کاریوں کا تصوّر دماغ میں لاتا ہے تو اس کا دِل دہل جاتا ہے۔ کہ نت نئے تباہ کُن ہتھیار جو بنائے جا رہے ہیں آخر وہ کسی نہ کسی وقت استعمال ہوں گے، تب دُنیا کا کیا بنے گا؟ اور یہ سوال کہ آخر یہ ہتھیار بنائے کیوں جا رہے ہیں؟ اس لئے ناکہ ایک فریق دُوسرے سے خوف زدہ ہے اور دل میں اس کے بارہ میں طرح طرح کے شکوک و شبہات ہیں۔ اگر صدقِ دل سے صرف بقائے باہم کے اصولوں کو قبول کر لیا جائے تو یہ ساری دوڑ ایک دن میں ختم ہو جاتی ہے۔ "جیئو اور جینے دو" ایسا سُنہری اُصول ہے کہ اسی سرچشمہ سے امنِ عالم کے سارے سوتے پھُوٹتے ہیں۔ اگر ایک فریق کو دُوسرے کی زیادتی یا بدعہدی کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے خود کو دُوسرے سے بڑھ کر طاقتور بنانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ آپ اپنے گھر کی مثال سے اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اگر آپ اپنے گھر میں لاٹھی رکھتے ہیں یا کُلہاڑی، تلوار رکھتے ہیں یا بندوق، ریوالور آپ کے پاس ہے۔ یا کوئی اَور اس سے بھی بڑھ کر ہتھیار تو اس کی تہہ میں یہی اندیشہ کام کرتا دکھائی دیتا ہے کہ آپ کسی مُوذی وجود سے پریشان ہیں۔ اس پریشانی کو کم کرنے کے لئے آپ اس قسم کے ممکن الحصُول ہتھیار اپنے پاس جمع کر لیتے ہیں لیکن آپ نے عام حالات میں اپنے باپ، اپنے بیٹے، اپنے سے پیار کرنے والے بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں پر استعمال کے لئے کبھی اس نوع کے ہتھیاروں کا خیال تک بھی نہیں کیا۔ اس لئے کہ آپ کو اُن کی طرف سے اطمینانِ قلبی حاصل ہے۔ اُن کا پیار، محبّت، صدقِ دل اِس طرح کا واہمہ بھی دِل میں لانے کے لئے تیار نہیں۔ یہی حال آپ کے صاف دِل دوست، ہمسایہ اور اہلِ محلّہ کا ہے۔ پس آج جو مختلف ملکوں میں نئے سے نئے مہلک ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں، سب کے سب دراصل اُن اندیشوں کا نتیجہ ہیں جو فریقِ ثانی کے صاف دِل نہ ہونے یا کم سے کم اُس پر اعتماد کے فقدان کے سبب دِلوں میں اُٹھتے ہیں۔ تب تباہ کُن ہتھیاروں کے کارخانے چالو ہو جاتے ہیں۔ ان پر خرچ بھی اِس قدر اُٹھتا ہے کہ جس کا کسی قدر حساب آپ نے مذکورہ کتاب کے خُلاصہ میں پڑھ لیا۔

پس دُنیا میں پائیدار امن پیدا کرنے اور اُسے برقرار رکھنے کے لئے پہلے نمبر پر اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ دِلوں سے کدورتیں دُور ہوں۔ شکوک و شبہات مٹ جائیں۔ اندیشے جاتے رہیں۔ اور اِس امر کا پورا پُورا اطمینان ہو کہ میری غفلت سے فائدہ اُٹھا کر یا عدمِ تیاری کو دیکھ کر فریقِ ثانی مجھے زک نہیں پہنچا سکتا۔ ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ موجودہ بین الاقوامی حالات اور دُنیا کی نفسیات کے لحاظ سے اس مقصد کا حاصل ہو جانا بہت ہی مشکل امر ہے۔ اِس لئے منڈلا رہے ہیں خطرے کو کم سے کم کرنے کے لئے بعض نکات پر باہمی اتفاق اور سمجھوتہ ہو جانا بیحد ضروری ہے۔ جیسا کہ اقوامِ متحدہ کے عنقریب اجلاس میں اس پر غور و فکر ہوگا۔ متخالف فریقوں کی طرف سے جو بیانات اس وقت دیئے جا رہے ہیں، توقع رکھنی چاہیئے کہ اس موضوع پر کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو ہی جائے گا۔ اور کوئی معاہدہ طے پا ہی جائے گا۔ مگر اس کے بعد اصل ذمّہ داریاں شروع ہوں گی۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی مختلف فیہ بات پر معاہدہ طے پا جانا اس قدر مشکل نہیں جتنا کہ اس معاہدہ کی مقتضیات پر بعد میں عمل آوری کا مرحلہ۔ معاہدات کی کماحقّہٗ پاسداری کی بھاری ذمّہ داری فریقین پر عائد ہوتی ہے۔ جب تک پابندی رہی دُنیا میں امن کی صورت بنی رہی۔ اور جب بھی کسی فریق کی نیّت میں فتور آیا اور عصرِ حاضر کی گندی سیاست نے اپنے جوہر دِکھائے دُنیا کا امن معرضِ خطر میں پڑ گیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے معاہدات کی پابندی پر بڑا زور دیا ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف خطبات کا ملخص

(۱)

فرمودہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۱۴ شہادت ۱۳۵۷ ہش (۱۴ اپریل ۱۹۷۸ء) آج بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اُمّتِ مسلمہ کو مخاطب کرکے اسے بہترین امت قرار دیا ہے جو "النّاس" کی بھلائی کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ گویا دوسروں کے ساتھ ہمدردی بھلائی اور خیر خواہی کرنا اور امر بالمعروف کی تلقین کرنا ایک مسلمان کی بنیادی صفت ہونی چاہیئے۔ بھلائی کی کوشش انفرادی بھی ہوتی ہے اور اجتماعی بھی اجتماعی کوشش کی دو صورتیں ہیں (۱) مختلف جماعتوں کی طرف سے لوگوں کی بھلائی کیلئے مساعی (۲) مختلف ممالک میں قائم شدہ حکومتوں کی کوشش۔ حکومتیں قوانین وضع کرکے اور مختلف منصوبے بنا کر اپنی رعایا کی بھلائی کے لئے کوشش کرتی ہیں۔ یہ امر حاکم وقت کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ رعایا کیلئے امن، اطمینان اور خوشحالی کے سامان مہیا کرنے کی کوشش کرے اس کے بالمقابل رعایا کا بھی یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ حکومت سے تعاون کرے اور اس کے قوانین کی پابندی اور احترام کرے حضور نے فرمایا بعض لوگ اپنے مفاد کی خاطر قانون کا احترام کرتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے افراد اس لئے قانون کا احترام کرتے ہوئے حکومت سے تعاون کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک اسلام کا یہ حکم ہے کہ قانون کا احترام کیا جائے اور ہر ایسی بات سے بچا جائے جو لوگوں کے لئے بے اطمینانی اور فتنہ و فساد کا موجب ہو۔ ہر احمدی اس لئے ہر قسم کے فساد سے بچتا ہے کہ قرآن کریم نے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں سے پیار نہیں کرتا چونکہ ہماری زندگیوں کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں اس لئے کوئی احمدی یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ کسی فتنہ و فساد میں شریک ہو یا قانون شکنی کرکے ایسے حالات پیدا کرے جو فتنہ و فساد کا موجب ہوں یہی وجہ ہے کہ بالعموم احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی کسی جائز قانونی گرفت میں نہیں آتے ہاں یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص جھوٹے الزام لگا کر کسی احمدی کو قانونی گرفت میں لانے کی کوشش کرے اس صورت میں بھی ایک احمدی کا فرض یہی ہے کہ وہ ایسی کوشش کرنے والے کو قانون کے حوالے کرے اور اگر کوئی اسے دکھ پہنچاتا ہے تو اسے اپنے رب کے حوالہ کر دے

حضور نے فرمایا اس وقت نوعِ انسانی کا بڑا حصہ کرب اور دکھ میں مبتلا ہے وہ خدائے واحد و یگانہ کو چھوڑ کر تثلیث یا بت پرستی کے شرک میں مبتلا ہیں یا انکے سینوں میں بہت سے ایسے بت موجود ہیں جن کے سامنے وہ سجدہ ریز ہیں ان حالات میں ہماری سب سے بڑی بھلائی اور خیر خواہی یہ ہونی چاہیئے کہ ہم انہیں شرک کی نجاست سے نجات دلا کر خدائے واحد کے اس پیار میں حصہ دار بنانے کی کوشش کریں جو ہمیں حاصل ہے اس سلسلے میں جہاں ایسے محکم دلائل کی ضرورت ہے جو توہمات کے تو دوں کو پاش پاش کر دیں وہاں آسمانی نشانوں کی بھی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم کرکے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ان کے ذریعہ جہاں کامل، معقول، مدلل اور حسین شریعت ہمیں دی گئی وہاں آسمانی نشانات کا ہمیں حامل بنایا گیا ہے چنانچہ اُمّتِ مسلمہ میں بے شمار ایسے بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور فیض سے آسمانی نشانات دکھائے آج نوعِ انسانی کو محکم دلائل اور حجج قاطعہ کے ساتھ ساتھ ان آسمانی نشانات کی بھی ضرورت ہے ہر احمدی کے دل میں یہ تڑپ ہونی چاہیئے کہ وہ دلائل کے ساتھ آسمانی نشانات کے ساتھ بھی دنیا کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرے اور اس طرح ان کے ساتھ حقیقی خیر خواہی اور بھلائی کرنے کی کوشش کرے تا کہ اس وقت دنیا میں جو خدا سے دوری اور مہجوری نظر آتی ہے وہ خدا کے قرب اور اس کے پیار میں بدل جائے دنیا میں ہر طرف خدا تعالیٰ کے قانون کی حکمرانی نظر آئے اور ہر قسم کا فتنہ و فساد اور شر دنیا سے دور ہو جائے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

الفضل ۱۵/۴/۷۸

(۲)

فرمودہ ۲۱ اپریل ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۲۱ شہادت۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ پڑھانے سے قبل جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (الروم: ۳۱)

کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم نے ہمیں پوری توجہ کے ساتھ دین پر قائم رہنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ ہمیں اس معاملہ میں کجی کا راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے ہمیں اسراف یا کنجوسی اور افراط یا تفریط سے بچنا چاہیئے فطری استعداد سے زیادہ بوجھ یا کم بوجھ دونوں ہی ہماری صحیح نشوونما میں روک بن جاتے ہیں اسلام ہمیں جو تعلیم دیتا ہے اور جن باتوں کے کرنے کا اور جن باتوں سے رکنے کا ہمیں حکم دیتا ہے وہ سب ہماری فطرت کے عین مطابق ہیں اگر ہم انہیں مدنظر نہ رکھیں گے تو ہماری فطری صلاحیتوں کی صحیح نشوونما نہیں ہو سکے گی۔ اور ہم اپنے پیدائش کے مقصد (عبادتِ الٰہی) کو بخوبی پورا نہیں کر سکیں گے۔

حضور نے بتایا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادیں عطا فرمائی ہیں ان چاروں استعدادوں کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے اگر ہم اپنی جسمانی طاقت کی صحیح نشوونما نہ کریں گے تو اس کا اثر پھر ذہنی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں پر بھی پڑے گا۔ مثلاً اگر ایک طالب علم بھوکا رہے یا ضرورت سے زیادہ غذا استعمال کرے تو ان دونوں صورتوں میں اس کے ذہن اور اخلاق پر اثر پڑے گا اس کے جسم کو صحت مند رکھنے کے لئے متوازن غذا کے علاوہ صحت مند ماحول کی بھی ضرورت ہے اور صحت مند ماحول پیدا کرنا افراد کے علاوہ اجتماعی ذمہ داری بھی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعلقہ مثالیں دے کر قدرے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی صلاحیتیں ایک دوسرے سے متاثر ہوتی ہیں اور دراصل ان کی متوازن اور صحیح نشوونما کا نام ہی نیکی اور عمل صالح ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور پیار حاصل ہوتا ہے اور اسے تقویٰ کا مقام یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل ہو جاتی ہے۔ روحانی تعلیم کا خلاصہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا ہے اور اس کا حسین اور کامل ترین نمونہ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملتا ہے حقوق العباد کو انسان پوری طرح ادا نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنی جملہ استعدادوں کی صحیح نشوونما کے بعد دوسروں کا بھی خیال نہ کرے کہ ان کی استعدادیں صحیح نشوونما پا رہی ہیں یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ پوری انسانیت کا فرض ہے کہ دنیا کے کسی خطہ میں بھی کسی ذہن بچے کی استعدادیں ضائع نہ ہونے پائیں اللہ تعالیٰ ہماری قوم اور ہماری جماعت کو اس بنیادی چیز کو سمجھنے اور پھر اس پر عمل کی توفیق دے اور خود ایسے سامان فرمائے جن کے نتیجہ میں ہمارے چھوٹے اور بڑے مرد و زن سب تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوں کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے والے بن جائیں۔

آمین

الفضل ۲۳/۴/۷۸

اعلانِ نکاح

مورخہ ۷/۵/۷۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے عزیزم مکرم مظفر احمد صاحب اقبال ولد مکرم حافظ سعادت علی صاحب شاہجہانپوری مہاجر ساکن قادیان کے نکاح کا اعلان مکرمہ طاہرہ چوہدری صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم ساکن لکھنؤ کے ساتھ مبلغ ۲۵۰۰/- روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔ اور ایجاب و قبول کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔

چونکہ موصوف نے اگلے روز شادی کیلئے لکھنؤ روانہ ہونا تھا اس لئے اعلان نکاح کے بعد مسجد مبارک ہی میں درویشانِ کرام نے عزیز کی گلپوشی کی اور حضرت بھائی اللہ دین صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجبِ رحمت و برکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے آمین

(اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

یوروشلم میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے خلاف کونسل کا فیصلہ!

از مکرم سید عبد العزیز صاحب۔ ساکن نیوجرسی امریکہ

یہودیوں کا ایک بہت بڑا تہوار آٹھ روز تک اس خوشی میں منایا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسرائیلیوں کو مصر کے ملک سے فرعونی ظلم و ستم سے بچا کر لے آئے۔ اس موقعہ پر یہودی یوروشلم میں اندرون ملک اور بیرون ملک سے آتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے ہی ایک تہوار کے موقعہ پر اپنے متبعین کے ساتھ ناصرہ سے یوروشلم ستر میل کا فاصلہ طے کر کے آئے۔ ابھی آپ کے دعویٰ مسیحیت پر تقریباً ڈھائی سال ہی گزر رہے تھے۔ موسوی شریعت کے بعض مشکل مسائل کی آپ نے معقول تشریح کی۔ علماء یہود نے آپ کے دعویٰ مسیحیت کے خلاف غیر معقول اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ کبھی کہا آپ گلیلی کے صوبہ کے رہنے والے ہیں۔ اور گلیلی میں کبھی نبی پیدا نہیں ہو سکتے (یوحنا باب ۷ آیت ۵۲) اور کبھی کہا آپ ناصرہ کے رہنے والے ہیں اور ... کوئی نیک اور اچھی بات نہیں ہوتی۔ ... باب ۱ آیت ۴۶) یہودی علماء کی ... اور عداوت بڑھتی گئی۔ مسیح جس کا ... ت سے انتظار کر رہے تھے۔ اب اس ... قتل کرنے کے منصوبے تیار کئے جانے لگے یوروشلم میں ایک نیم سیاسی، نیم مذہبی کونسل تھی جس کا نام سنہیا ڈرن تھا۔ اس کونسل کا ہیڈ کوارٹر یوروشلم میں تھا۔ اس کونسل کو کونسل عظمیٰ بھی کہا جاتا تھا۔ کیونکہ فلسطین میں دوسری کونسلیں اس کے ماتحت تھیں۔ اس کونسل کو مجرموں کو سزا دینے کا اختیار حاصل تھا۔ البتہ اس کو سزائے موت دینے کا اختیار نہ تھا (یوحنا باب ۱۸ آیت ۳۱)

کونسل ۷۱ ممبران پر مشتمل تھی۔ اس کے ممبر فریسی اور صدوقی فرقہ کے علماء تھے۔ صدوقی جزاء سزا کے دن کے قائل نہ تھے۔ کونسل کا لیڈر جس کا نام کیفاس تھا صدوقی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اسی کونسل نے حضرت عیسیٰؑ کے خلاف جرم کا الزام لگایا اور خود ہی اس نے منصفی کے فرائض ادا کئے۔ مقدمہ کی سماعت کے وقت کونسل کے صرف ۲۳ ممبران حاضر تھے۔ کونسل نے حضرت عیسیٰؑ کو باغی قرار دے کر ملک کے حاکم اعلیٰ رومن گورنر پیلاطوس کے پاس بھیج دیا۔ بغاوت کی سزا پھانسی تھی۔ یہودی علماء خوش تھے کہ ان کا منصوبہ بلاشک و شبہ کامیاب ہوگا۔ کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ رومی گورنر قیصر کے باغی کو چھوڑ دے۔ حضرت عیسیٰؑ کو گورنر پیلاطوس کے دربار میں لایا گیا۔ پیلاطوس نے یسوع سے سوال کیا۔ کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہونے کے دعویدار ہو۔ یوحنا باب ۱۸ آیت ۳۳) یسوع نے جواب دیا میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں۔ (یوحنا باب ۱۸ آیت ۳۶)

پیلاطوس سمجھ گیا کہ یسوع کے خلاف جھوٹا مقدمہ بنایا گیا ہے۔ اُس نے یہودی علماء کو بتایا کہ یسوع نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا جس کی سزا موت ہو (لوقا باب ۲۳ آیت ۱۵) اب ان علماء نے گھبرا کر کہنا شروع کیا کہ یسوع لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے اور ٹیکس ادا کرنے سے روکتا ہے اور بادشاہ ہونے کا دعویدار ہے (لوقا باب ۲۳ آیت ۲) پیلاطوس نے یسوع کو ہیرد بادشاہ کے پاس بھیج دیا جو اُن دنوں گلیلی سے یوروشلم آیا ہوا تھا۔ ہیرد نے بھی یسوع کو مجرم نہ پاکر واپس پیلاطوس کے پاس بھیج دیا۔ پیلاطوس کمزور تھا اور ڈر گیا کہ کہیں کونسل اس کے خلاف قیصر کے پاس شکایت نہ کر دے کہ پیلاطوس قیصر کے باغی کو سزا دینے سے احتراز کرتا ہے۔ کونسل کے ممبر مقدمہ کو التواء میں ڈالنے کے لئے تیار نہ تھے۔ غالباً وہ ڈر رہے تھے کہ اگر مقدمہ کو ملتوی کیا گیا تو جھوٹے مقدمہ کی قلعی کھل جائیگی اور ان کی ساری کوششیں رائیگاں جائیں گی آٹھ روز سے پہلے مقدمہ کی سماعت نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ شام سے ہشت روزہ تہوار شروع ہو رہا تھا۔ پیلاطوس اور ہیرد کے اس فیصلہ سے کہ یسوع مجرم نہیں۔ کونسل کے ممبر مضطرب اور پریشان تھے۔ اب انہوں نے پیلاطوس پر دباؤ ڈال کر یسوع کو صلیب دینے کا آرڈر جاری کرا لیا۔ جمعہ کے روز بعد دوپہر یسوع کو صلیب پر دو چوروں کے ساتھ لٹکایا گیا۔ چند گھنٹوں میں سبت شروع ہونے والا تھا۔ سبت کے روز کام کرنا منع ہے۔ یسوع کی تکفین و تدفین کا کام بھی لازماً سبت سے پہلے ختم کرنا تھا۔ اُدھر ہر گذرنے والا لمحہ سبت کو قریب سے قریب تر لاتا گیا اور اس طرح سے یسوع کی صلیبی موت کا امکان ختم ہو رہا تھا کیونکہ رومیوں کی صلیب پر مصلوب کئی دنوں تک نہ مرتا۔ یسوع تین گھنٹے سے کم عرصہ صلیب پر رہا ـــ انسائیکلوپیڈیا امریکانا میں زیر لفظ 'یسوع' (JESUS) لکھا ہے۔ مصلوب کو مرنے کے لئے بہت وقت لگتا تھا۔ موت عموماً بھوک، پیاس اور موسم کی شدت کے نتیجہ میں ہوتی تھی نہ کہ صرف صلیب پر چڑھائے جانے سے ـــ!

پہلی صدی عیسوی کے مشہور و معروف فلسطینی مؤرخ جوزیفس (JOSEPHUS) نے اپنی سوانح حیات میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ جب یہودیوں کی رومیوں کے خلاف ۷۰ء میں بغاوت کم ہو رہی تھی تو رومی فوج کے کمانڈر نے جوزیفس کو ایک ضروری کام کے لئے یوروشلم سے جنوب کی طرف بھیجا۔ واپسی پر یوروشلم کے نزدیک اس نے کچھ آدمیوں کو صلیب پر لٹکائے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے تین آدمی اس کے دوست تھے۔ جوزیفس نے سفارش کر کے ان تینوں کو صلیب سے اتروا لیا۔ بعد میں دو مر گئے اور ایک زندہ رہا۔ اس واقعہ کو بائبل سکالر شون فیلڈ نے اپنی کتاب پاس اوور پلاٹ (PASSOVER PLOT) میں بھی بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف کی یہ کتاب بیسویں مرتبہ ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی ہے۔ دس لاکھ سے زیادہ اس کی کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں۔ یہ واقعہ مؤرخ مذکور کو یسوع کے واقعہ صلیب سے قریب کے زمانہ میں پیش آیا۔ جبکہ وہ بارہ میل کا سفر کر کے واپس آ رہا تھا۔ یہ تاریخی واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ لوگ لکڑی کی صلیب پر لٹکا دیے جانے سے فوراً مر نہ جاتے تھے۔

ایک سوال

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ شخص جو صلیب سے اتار لئے جانے کے بعد زندہ رہا۔ عربی زبان میں اس کے متعلق مَاصُلِبَ کہا جائے گا اور اس طرح سے مَاقَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ میں جو مشکل غیر احمدی علماء کو پیش آتی ہے اس کا حل اس واقعہ میں موجود ہے۔

ایک اور واقعہ

ایک دفعہ شام کے رومی گورنر نے دو ہزار یہودیوں کو ان کی بغاوت کی وجہ سے صلیب پر لٹکا دیا۔ دو روز بعد بعض کو زندہ پایا گیا۔ یہ واقعہ ایک کتاب موسومہ دی ڈے کرائسٹ ڈائیڈ (THE DAY CHRIST DIED: By JIM BISHOP- Page-252) میں مذکور ہے۔

ایسٹر کے موقع پر فلپائن میں یسوع کی نقل میں کوئی نہ کوئی عیسائی یسوع کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو لکڑی کی صلیب پر لٹکا دیتا ہے۔ اور عموماً زندہ اتار لیا جاتا ہے۔ ایسا ہی ایک اور واقعہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۸ء میں برنگٹن کو منی (؟) جے ٹائمز میں شائع ہوا کہ ایک شخص چھٹی بار صلیب سے زندہ اتار لیا گیا۔ اس کی عمر چالیس سال تھی۔ اس کے متعلق لکھا ہے کہ صلیب سے اتارے جانے کے بعد اس کو کبھی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں پڑی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب صلیب پر لٹکایا گیا، آپ کی عمر اس وقت ۳۳ سال کی تھی۔ اور آپ اس وقت تندرست اور صحت مند تھے۔ نئی تحقیق کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قد پانچ فٹ اور ۱۰½ انچ اور وزن ایک سو پچھتر پونڈ (۱۷۵) تھا۔ پس یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ حضرت عیسیٰ نے صلیب پر وفات نہ پائی۔ تعجب اس بات میں ہوتا اگر آپ دو گھنٹوں میں مر جاتے چنانچہ گورنر پیلاطوس نے بھی تعجب کا اظہار کیا جب یوسف آف آرمیتھیا نے اس کو بتایا کہ یسوع وفات پا چکا ہے۔ (مرقس باب ۱۵ آیت ۴۴) یسوع کا صلیبی موت سے بچ جانا خدائی وعدہ کے مطابق تھا۔ تورات کی پیشگوئیاں بتا رہی تھیں کہ یسوع پر بڑی بھاری مصیبت آئے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ بچ جائیگا۔ یسوع کی اپنی دعائیں جو حالت اضطراب میں کی جا رہی تھیں، اُن کی مقبولیت یقینی تھی۔

خدائی وعدہ

یہودی جس وقت یسوع کے قتل کا منصوبہ تیار کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ یہود اپنے بد ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ قرآن میں اس کا ذکر یوں ہے کہ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ اے عیسیٰ میں تجھے طبعی موت عطا کروں گا۔ یعنی انسانی ہاتھ کو تیری موت میں کوئی دخل نہ ہوگا۔ عربی لغت القاموس العصری مطبوعہ قاہرہ میں توفاہ اللّٰہ کے صرف ایک ہی معنے لکھے ہیں مَاتَ یعنی مر گیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو قتل سے بچا لینے کا وعدہ غیر مبہم تھا اس واضح وعدے کی موجودگی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یقین تھا کہ دشمن ان کو ہلاک نہ کر سکے گا۔ اسی وجہ سے آپ تختہ صلیب پر بھی دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دشمن سے نجات دے۔

صحیفوں میں پیشگوئی

تورات میں پیشگوئیاں موجود تھیں کہ مسیح کو بہت بڑا ابتلا پیش آئے گا۔ لیکن خدا کے فضل سے وہ بچ جائے گا۔ ڈاکٹر شون فیلڈ اپنی کتاب PASSOVER PLOT میں رقمطراز ہے۔

"JESUS RELIED ON THE OLD TESTAMENT ORACLES

AND WHAT THESE INTIMATED TO HIM WAS THAT WHILE THERE WOULD BE A CONSPIRACY OF THE RULERS TO DEST-ROY HIM (AS IN PSALMS 22), YET BY THE MERCY OF GOD HE WOULD BE SPARED COMPLETE EXTIN-CTION OF LIFE.

(Page 154, Passover Plot)

ترجمہ:۔ یسوع کو تورات کی پیشگوئیوں پر اعتماد تھا۔ اور ان پیشگوئیوں کی وجہ سے وہ جانتا تھا کہ اگرچہ حکمران طبقہ اسے تباہ و برباد کرنے کے لئے سازش کرے گا۔ لیکن محض خدا کے فضل سے وہ بچ جائے گا۔

کتاب مذکورہ کے ہی صفحہ ۱۵۴ پر ڈاکٹر شون فیلڈ نے تورات کی بہت سی پیشگوئیوں کا ذکر کیا ہے جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یسوع نے صلیبی موت سے بچ جانا تھا۔

حضرت عیسیٰؑ کی دعائیں

حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی کہ اے خدا مجھے اس بڑی مصیبت سے بچالے (یوحنا باب ۱۲ آیت ۲۷ اور ۲۸) نیز دعا کی کہ مجھے صلیبی موت سے بچا لینا اور اس صلیبی موت کے پیالہ کو ٹال دے (لوقا باب ۲۲ آیت ۴۲)۔ جب آپؑ کو صلیب پر لٹکا یا گیا تو آپ نے صلیب پر بڑی پُرسوز دعا جو تورات میں مذکور ہے پڑھی۔ یہ دعا محل اور موقعہ کے مناسب تھی۔ اس دعا کے ابتدائی الفاظ اس طرح سے ہیں۔ "اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" یہ الفاظ خدا تعالےٰ کی رحمت کو جوش میں لے آئے۔ ایسی اضطراری حالت میں خدا کے نبی کی دعا قبولیت کو پہنچتی ہے اور خدا کی نصرت آسمان سے نازل ہوجاتی ہے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ تورات کی اس منقولہ دعا کو آخر تک پڑھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ایک پیشگوئی تھی۔ ڈاکٹر شون فیلڈ نے اس دعا کا اپنی کتاب میں خصوصیت سے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ دعا پیشگوئی کے رنگ میں آپ پر چسپاں ہوتی ہے۔ تورات کی اس دعا کے آخر میں لکھا ہے کہ دشمنوں نے میرے ہاتھ اور پاؤں کو زخمی کر دیا ہے۔ چنانچہ یہودیوں نے یسوع کے ہاتھ اور پاؤں کو کیلوں سے زخمی کر دیا تھا۔ اور یہودیوں کے عمل نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ دعا حضرت عیسیٰؑ کے حق میں ایک پیشگوئی تھی۔ آپ کے دکھ اور ضرر کی انتہا ر کیلوں کے زخم تھے۔ اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ عیسیٰؑ دعائیں کرتے رہے لیکن خدا کی طرف سے اُن کو کوئی جواب نہ ملا۔ اور جواب یہ ملتا کہ صلیب پر اُن کی موت مقدر ہو چکی ہے تو پھر آپ اپنی زندگی کے لئے دعائیں نہ کرتے بلکہ یہ دعا کرتے۔ اے خدا تو جلد اپنے پاس بُلا لے۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ خدا کا وعدہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ آپؑ کو مل گیا تھا۔ یعنی دشمن آپ کو قتل نہ کر سکے گا۔ اور پہلے صحیفوں میں پیشگوئیاں تھیں کہ آپ پر سخت مصیبت آئے گی۔ لیکن خدا آپ کو بچالے گا۔

خدائی نصرت

حواری دنیاوی لحاظ سے بے حیثیت تھے۔ علمی اور مالی لحاظ سے بھی کمزور۔ بلکہ بعض علماء بائیبل کے مطابق انتہائی نالائق تھے۔ دیہات کے رہنے والے تھے۔ یوروشلم میں وہ اجنبی تھے۔ حکومت کے افسرانِ اعلیٰ تک اُن کی رسائی نہ تھی۔ اپنے لباس اور لب و لہجہ سے بآسانی پہچانے جا سکتے تھے۔ کہ وہ یوروشلم کے رہنے والے نہیں۔ یسوع کی مصیبت کے وقت ان سے کسی قسم کی مدد کی امید نہ تھی چنانچہ یہودا اسکریوطی نے آپ کو گرفتار کرایا۔ پطرس نے تین دفعہ انکار کیا کہ وہ یسوع کو جانتا ہے۔ اگر وہ مدد کرتے تو وہ شبہ میں آسانی سے گرفتار ہو سکتے تھے۔ اور معاملہ بگڑ جاتا۔ دو اشخاص جو صاحب اثر و رسوخ تھے اور کونسل کے ممبر تھے وہ حالات اور قوانین سے بخوبی واقف تھے۔ یسوع سے جن کا ظاہراً کوئی تعلق نہ تھا۔ اس کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ ان میں سے ایک کا نام یوسف آف آرمیتھیا ہے جو بڑا دولت مند تھا۔ دوسرا نکیمدس جو طبیب تھا (یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۸، ۳۹)۔ یوسف آف آرمیتھیا گورنر پیلاطوس کے پاس جاکر یسوعؑ کو اپنے قبضہ میں لینے کی درخواست کرتا ہے۔ پیلاطوس حیرانگی سے سوال کرتا ہے کہ کیا وہ اتنی جلدی مرگیا ہے۔ مرقس باب ۱۵ آیت ۴۴) معلوم ہوتا ہے بعض لوگوں کے دلوں میں یسوعؑ کے متعلق رحم کے جذبات پیدا ہوگئے تھے۔ جب آپ کو مقام صلیب کی طرف لے جایا جارہا تھا۔ مسیح نے فرمایا اے یوروشلم کی بیٹیو! میرے لئے نہ رونا۔ بلکہ اپنے بچوں کی خاطر رونا۔ (لوقا باب ۲۳ آیت ۲۸)

بے ہوشی کی دوائی

ڈاکٹر شون فیلڈ اپنی کتاب مذکورہ بالا میں لکھتا ہے کہ یسوع کو بچانے کے لئے دو باتیں از حد ضروری تھیں۔ ایک بے ہوشی کی دوائی پلانا اور دوسرے یسوع کو فوراً یوسف آف آرمیتھیا کے سپرد کر دینا۔ اصل عبارت یوں ہے:۔

"TWO THINGS, HOWEVER, WERE INDISPENABLE TO THE SUCCESS OF A RESCUE OPERATION. THE FIRST WAS TO ADMINISTER A DURG TO JESUS ON THE CROSS TO GIVE THE IMPRATION OF PREMATURE DEATH, AND THE SECOND WAS TO OBTAIN THE SPEEDY DELIVERY OF THE BODY TO JOSEPH."

بے ہوشی کی دوائی کے متعلق تورات میں بھی ذکر موجود ہے کہ جب مجھے پیاس لگی تو انہوں نے مجھے ترش مشروب پلایا۔ چنانچہ مرقوم ہے

"AND IN MY THIRST THEY GAVE VINEGAR TO DRINK."

(Psalms LXIX : 21)

یوسف اور پیلاطوس

جونہی حضرت عیسیٰؑ بے ہوش ہوئے۔ مجوزہ پروگرام کے مطابق یوسف پیلاطوس کے پاس پہنچ جاتا ہے اور یسوع کے حصول کے لئے درخواست کرتا ہے۔ پیلاطوس حیرانگی سے پوچھتا ہے کہ کیا یسوع اتنا جلد مرگیا۔ مرقس باب ۱۵ آیت ۴۴)

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یوسف ایک ذی اثر شخصیت تھا۔ ایک معمولی آدمی غیر ملکی حکمرانِ اعلیٰ کے پاس نہیں پھٹک سکتا۔ بائیبل سکالرز نے پیلاطوس اور یوسف کی گفتگو سے ایک لطیف نکتہ اخذ کیا ہے۔ سکالرز کہتے ہیں یوسف نے پیلاطوس سے یسوعؑ کی باڈی (BODY) کی درخواست کی۔ لیکن پیلاطوس نے یسوع کے لئے میت (CORPS) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ سکالرز کا کہنا ہے کہ یوسف آف آرمیتھیا کو علم تھا کہ یسوع زندہ ہے چنانچہ مذکورہ کتاب PASSOVER PLOT میں لکھا ہے:۔

"IT HAS BEEN NOTED BY SCHOLARS THAT JOSEPH ASKED FOR THE BODY (Soma) OF JESUS, WHICH COULD INDICATE THAT HE DID NOT THINK OF HIM AS DEAD. IT IS ONLY PILATE WHO REFERS TO THE CORPSE - PTOMA."

(PASSOVER PLOT, Page 161)

ڈاکٹر شون فیلڈ رقمطراز ہے۔ جبکہ یسوعؑ کو صحفِ سابقہ کی پیشگوئیوں سے علم تھا کہ اسے صلیب دی جائے گی۔ مگر وہ صلیب پر نہیں مرے گا۔ تو اس سے ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اس نے ہر ضروری احتیاط اپنے بچاؤ کے لئے کی ہوگی۔ چنانچہ اصل عبارت یوں ہے کہ:۔

"IF JESUS WAS CON-VINCED FROM THE SCRI-PTURES THAT HE WAS TO SUFFER ON THE CROSS, BUT NOT TO PERISH ON IT, THERE WAS NO REASON WHY HE SHOULD NOT HAVE BEEN CON-CERNED TO MAKE WHAT PROVISIONS HE COULD FOR HIS SURVIVAL."

ڈاکٹر شون فیلڈ کے بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مادی اسباب کو کام میں لانے کے خلاف نہ تھے۔ جس وقت آپ صلیب پر تھے کہا کہ مجھے پیاس لگی ہے۔ ایک آدمی جو پاس کھڑا تھا اس نے اسفنج کو پانی میں ڈبو کر جس میں دوائی حل کی ہوئی تھی حضرت عیسیٰؑ کے ہونٹوں سے لگایا۔ مرقس باب ۱۵ آیت ۳۶)۔ اس کے بعد آپ فوراً بے ہوش ہو گئے۔ دو چوروں کو کچھ نہ پلایا گیا۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عمل یسوع کے لئے ہی کیا گیا تھا اور وہ بھی کسی خاص منصوبہ کے تحت۔ ورنہ مقصد ہمدردیٔ خلائق ہوتا تو دو چوروں کو بھی یہ مشروب دیا جاتا۔

صلیب سے اتارنا

یسوع کو جب صلیب سے اتارا گیا اس وقت سورج کو غروب ہونے میں چند گھنٹے رہ گئے تھے۔ چند گھنٹوں میں سبت کا روز شروع ہونے والا تھا۔ سبت کے احترام میں دو چوروں کو بھی اتار لیا گیا۔ یہودی رواج کے مطابق میت کو غسل دینا۔ تکفین و تدفین لازمی ہے۔ یہ سارا عمل اگر شریعت رفتاری سے انجام دیا جائے تب بھی تین چار گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اگر تکفین و تدفین کرنے والوں کی تعداد کم ہو تو اچھا خاصا وقت لگتا ہے۔ اس حالت میں وقت محدود تھا۔ کیونکہ سبت شروع ہونے والا تھا۔ اور سبت کے روز کام کاج کی ممانعت تھی۔ دو چوروں کی ٹانگیں جلدی سے توڑی گئیں کیونکہ ان کو اتنے قلیل عرصہ میں صلیب پر موت نہ آسکی۔ یسوع کی ٹانگیں نہ توڑی گئیں۔ کیا وجہ تھی؟ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ مرچکا تھا۔ اگر حقیقتاً یسوعؑ مرچکا تھا تو پھر نیزہ کو جسم میں کیوں لگایا گیا۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے تاکہ یقینی علم ہو جائے۔ کہ وہ مرا تھا یا نہیں۔ اس سے تو یہ نتیجہ نکلا کہ یسوع کی موت کا اس وقت تک کسی کو یقینی علم نہ تھا۔ پھر نیزہ لگانے سے کس بات کا علم ہوا۔ یہ کہ جسم سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ کیا جسم سے خون کا بہہ نکلنا موت کی علامت ہوتی ہے۔ یہودی علماء نے مکر و فریب سے کام لے کر یسوع کو قتل کرنا چاہا۔ اب خدا کا منصوبہ کام کر رہا تھا تاکہ یسوع کو غیر طبعی موت سے بچالیا جائے

یہ سارا کام یوسف اور نکیدمس کے ہاتھوں سر انجام دیا جا رہا تھا۔ ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔

یسوع کو زندہ صلیب سے اتار لیا گیا۔ نہ ان کو غسل دیا گیا نہ ان کی تدفین ہوئی۔ عارضی طور پر ایک چادر میں لپیٹ کر پہلے سے ایک وسیع تیار شدہ جگہ پر ان کو لاکر رکھ دیا گیا۔ ملاحظہ ہو کتاب دی سیکریڈ شراؤڈ صفحہ ۶۲ اور ۶۶۔ (The Sacred Shroud By Thomas Humber) اس کتاب کے صفحہ ۶۶ میں یہ عبارت درج ہے:۔

"THUS THE SYNOPTICS AT LEAST CIRCUMSTANTIALLY SUPPORT A TEMPORARY, PROVISIONAL BURIAL, WITH JESUS WRAPPED IN A LARG, SINGLE LINEN SHEET."

ایک غلطی کا انکشاف

مذکورہ صفحات میں مصنف نے ایک غلطی یا بد دیانتی کا بھی انکشاف کیا ہے۔ وہ یہ کہ جب یونانی زبان سے انگلش میں اس کا ترجمہ کیا گیا تو لفظ "رکھ دیا" کو "دفن کر دیا" کر دیا گیا۔ یونانی میں تھا یسوع کو پہلے سے تیار شدہ جگہ پر رکھ دیا۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ یوں کیا۔ پہلے سے تیار شدہ جگہ پر دفن کر دیا ـــ!

ایک سو پونڈ دوائیاں

یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۹ کے مطابق نکیدمس ایک سو پونڈ دوائیاں یسوع کے لئے لے کر آیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکیدمس نے احتیاطاً ہر دوائی جو ضروری سمجھی اپنے پاس رکھ لی۔ وہ جانتا تھا کہ سبت کی وجہ سے بار بار آنا جانا اور دکانوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے ضروری اشیاء کا بعد میں اکٹھا کرنا اور ملنا ناممکن ہو جائیگا ورنہ میت کے لئے اتنی مقدار میں ادویات و معطرات کی ضرورت نہ تھی۔

اس بیان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع جب صلیب سے اتارا گیا تو وہ زندہ تھے۔ بعد میں بے ہوشی سے ہوش میں آ گئے۔ سبت کا دن گزر جانے پر لوگوں کی آمد و رفت معمول کے مطابق شروع ہو جاتی تھی۔ یسوع کو اب یوسف کی تیار کی ہوئی جگہ پر رکھنا خطرہ کا مول لینا تھا۔ اس لئے آپ کو کسی محفوظ جگہ پر لے جایا گیا۔ یسوع والی پہلی جگہ اب خالی تھی۔ جگہ کو خالی پاکر یہ استدلال کرنا کہ یسوع زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا ہے، غیر معقول استدلال ہے۔ آسمان پر جانے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جا سکتا کوئی شہادت موجود نہیں۔ مریم مگدلینی جب اتوار کے روز یسوع کو صبح کے وقت دیکھنے آئی تو یسوع کی قبر کو خالی پاکر اس نے کہا کہ یسوع کو کہاں لے گئے ہیں۔ (یوحنا باب ۲۰ آیت ۲)۔ مریم مگدلینی دوسرے حواریوں کی نسبت زیادہ قریب تھی۔ اور یسوع کی تعلیم سے دوسروں کی نسبت زیادہ واقف۔ اگر یسوع نے حواریوں کو یہ بتایا ہوتا کہ وہ تین روز کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلا جائے گا تو ایسی صورت میں مریم مگدلینی یہ نہ کہتی کہ یسوع کو کہاں لے گئے ہیں بلکہ وہ کہتی وہ زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ عیسائیوں نے اپنے عقیدہ کو تقویت دینے کے لئے بعض ایسی باتوں کو یسوع سے منسوب کیا ہے جو یسوع نے نہ کبھی کہی ہیں اور نہ کی ہیں ایسے بیانات اور واقعات کی طرف ایلن لینڈ برگ نے اشارہ کیا ہے:۔

"SCHOLARS POINT OUT THAT MANY OF THE STORIES ABOUT JESUS WERE AIMED AT SPREADING "The Word" AT ATTRACTING AND PERSUADING PEOPLE TO JOIN THE FAITH."

(Missing persons by Alan Landsburg. Page 186)

ترجمہ:۔ سکالرز نے خصوصیت سے بیان کیا ہے کہ یسوع کے متعلق جو کہانیاں مشہور ہیں۔ ان کا مقصد عیسائیت کا پھیلانا اور لوگوں کو ترغیب و تحریص سے اس کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ تاکہ عیسائیت کو قبول کر لیا جائے۔

ہجرت

صلیب سے بچ جانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ضروری تھا کہ اپنے مشن کی تکمیل کے لئے ہجرت کرتے۔ یوروشلم میں آپ کی آمد کی غرض اتمام حجت تھی جو پوری ہو چکی تھی۔ فلسطین میں مزید قیام کرنا انتہائی خطرہ کا باعث تھا۔ آپ موسوی سلسلہ کے آخری نبی تھے۔ جن کے لئے بارہ اسرائیلی قبائل انتظار کر رہے تھے۔ فلسطین میں صرف دو قبیلے تھے۔ چھٹی صدی قبل مسیح میں ان دونوں قبیلوں کی ایک بڑی تعداد فلسطین سے عراق کی طرف چلی گئی تھی۔ آٹھویں صدی قبل مسیح میں دس قبائل فلسطین چھوڑ کر چلے گئے۔ فلسطین میں بہت تھوڑے یہودی رہ گئے تھے۔ اس اقلیت نے خدا کے نبی کا انکار کر کے اپنے آپ کو عذاب الٰہی کا مورد بنا لیا۔

مشہور فرانسیسی مورخ اسحاق JULES ISAAC اپنی کتاب جیزس اینڈ اسرائیل میں لکھتا ہے۔

"THE DISPERSION OF THE JWISH PEOPLE GOES BACK TO THE EIGHTH AND SIXTH CENTURIES B.C., THE CENTURIES THAT SAW SUCCESSIVELY THE DESTRUCTION OF TWO HEBREW KINGDOMS; THE KINGDOM OF ISRAEL BY SARGON THE ASSYRIAN (722) AND THE KINGDOM OF JUDAH BY NEBUCHADNEZZAR THE BABYLONIAN (586). THIS WAS THE SETTING SURROUNDING THE JEWISH PEOPLE AT THE TIME OF JESUS. THE PROBABILITY, IF NOT THE CERTAINTY, IS THAT THE JEWS IN PALESTINE WERE AT THAT POINT ONLY A MINORITY, THE ESTIMETES – AND THEY ARE VERY ROUGH – RANGING FROM A HALF MILLION TO ONE OR TWO MILLION. THE JEWS OF DIASPORA CONSTITUTED THE MAJORITY, NUMBERING FOUR OR FIVE MILLION OR PERHAPS MORE."

(JESUS AND ISRAEL BY JULES ISSAC Page 91, 93)

ترجمہ:۔ یہودیوں کی بڑی تعداد آٹھویں اور چھٹی صدی قبل مسیح میں فلسطین کو چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ ان صدیوں میں یکے بعد دیگرے دو یہودی حکومتیں تباہ ہوئیں۔ ایک اسرائیلی بادشاہت تھی جس کو سارغن نامی اسیرین نے ۷۲۲ قبل مسیح میں تباہ کیا اور دوسری یہودا کی بادشاہت تھی جس کو بخت نصر نے ۵۸۶ ق م میں تباہ کیا۔ غالب خیال یہی ہے کہ یسوع کے زمانہ میں یہودی جو فلسطین میں رہ رہے تھے وہ تعداد میں ان یہودیوں سے بہت تھوڑے تھے جو فلسطین سے باہر رہ رہے تھے۔ عام اندازہ کے مطابق اس وقت فلسطین میں رہنے والے یہودیوں کی تعداد پانچ لاکھ سے بیس لاکھ تھی اور یہودی جو فلسطین سے باہر تھے ان کی اکثریت تھی اور ان کی تعداد چالیس لاکھ سے پچاس لاکھ تک تھی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ("یسوع اور اسرائیل" صفحہ ۹۱، ۹۳)

فلسطین سے باہر کے یہودیوں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے ضروری تھا کہ حضرت عیسیٰؑ ہجرت کرتے۔ خدا کی طرف سے ہجرت کی خبر آپ کو مل چکی تھی۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کوئی نبی اپنے ملک میں مقبولیت نہیں پاتا (یوحنا باب ۴ آیت ۴۴)۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ بارہ قبائل کے متعلق منصفی کے فرائض انجام دیں گے (لوقا باب ۲۲ آیت ۳۰)۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا کہ آپ بارہ قبائل کو پیغام حق پہنچاتے۔ پھر لوقا باب ۱۹ آیت ۱۰ کے مطابق آپ نے دس قبائل کی تلاش کرنی تھی اور ان کو پیغام ہدایت دینا تھا۔ اوپر کی عبارت اور حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے لئے ہجرت مقدر تھی۔ چنانچہ آپ ہجرت کر کے کشمیر کی طرف گئے اور وہیں وفات پائی۔ اس کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں مذکور ہے۔

عذاب الٰہی

خدا کے انبیاء کا انکار اور استہزاء سنت خداوندی کے مطابق خدا کے غضب کا باعث ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی تکذیب کرنے والوں کے ساتھ بھی کچھ ہوا۔ سنہادرن کا لیڈر کیفاس جلد اپنے عہدہ سے برخواست کر دیا گیا۔ رومیوں نے آہستہ آہستہ یہودیوں پر سختی کرنی شروع کر دی۔ کیونکہ یہودیوں کے ایک تشدد پسند فرقہ ZEALOT نے رومیوں کے خلاف سرگرمیاں تیز کر دی تھیں۔ حتیٰ کہ ۷۰ء میں یوروشلم کو تباہ کر دیا گیا۔ اور جانی نقصان بہت زیادہ ہوا۔ ڈاکٹر شون فیلڈ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ فلسطینی مورخ جوزیفس کے اندازہ کے مطابق گیارہ لاکھ آدمی صرف یوروشلم میں ہلاک کر دیئے گئے۔ ۹۷ ہزار کو جنگ کے دوران گرفتار کر لیا گیا۔ بوڑھے اور ایسے جوان جو لڑائی کے قابل نہ تھے قتل کر دیئے گئے۔ گیارہ ہزار قیدی بھوک سے مر گئے (Passover Plot P. 185)

یہودیوں نے جو قتل کی سازش حضرت عیسیٰؑ کے خلاف کی تھی ان کو اس کی سزا ملی۔ اور خدا کا حضرت عیسیٰؑ کو بچا لینے کا وعدہ پورا ہوا ـــ اب یہودی اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کیا تھا۔ بلکہ بعض یہ کہتے ہیں کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا تھا۔

وما قتلوہ وما صلبوہ۔

حقیقت یہی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو صلیب سے زندہ ہی اتار لیا گیا تھا۔

قسط دوم

میدانِ عمل میں تبلیغی یادوں کے چراغ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سلانشیا (مغربی افریقہ)

(۲)

خدائی فیصلہ اور جھوٹ کا انجام

تاہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ معاملہ یہاں ہی ختم ہو جانے والا نہیں تھا۔ جماعت نے تو اس واقعہ کو ایک ابتلاء سمجھ کر مالی قربانی کی اور محض صبر و رضا سے کام لے کر ہم خاموش ہو گئے لیکن اس مقدمہ کا آسمان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ایک فیصلہ صادر ہو چکا تھا۔ اس کی تعمیل یوں ہوئی کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کے ایک ماہ بعد اس فولانی کسان کے چھوٹے بھائی نے جس نے میرے خلاف جھوٹی گواہی دی تھی کسی غبن کے کیس میں ملوث ہو جانے کی وجہ سے اسی جگہ یہ نام نہاد مبوہ ہوا تھا اپنے آپ کو ایک رسّے کے ساتھ آم کے درخت کے ساتھ لٹکا کر خودکشی کر لی۔ اس کے چند ماہ بعد اس بوڑھے فولانی کی دو جوان بیویاں اپنے بچے اور زیورات و سامان سمیت ایک فولانی نوجوان کے ساتھ فرنچ علاقے کی طرف فرار ہو گئیں اور بعد میں پکڑے جانے پر دونوں کو جیل کی سزا ہوئی۔ کیونکہ وہ نوجوان جس انڈین فرم میں ملازم تھا ان کا ہزاروں روپے کا کپڑا غائب کر کے ساتھ لے گیا تھا۔ جج لیوک جنہوں نے فیصلہ صادر کیا تھا ان کی عدالت میں کوئی قتل کا کیس آیا جس میں انہوں نے ثابت شدہ قتل کے قاتل کو بری کر دیا چنانچہ اس غیر منصفانہ فیصلہ کی بناء پر گورنمنٹ نے انہیں قبل از وقت ریٹائرڈ کر کے فارغ کر دیا سُنا ہے کہ وہ عرصہ ہوا وفات پا چکے ہیں۔

بوشہر کی کریول عیسائی آبادی کے سربراہ جنہوں نے ہمارے خلاف اس بوڑھے فولانی کو خاص طور پر اُکسایا اور اس کی مالی اور عدالتی مدد بھی کرتے رہے اور جو ہمارے خلاف اس مقدمہ کے کرتا دھرتا بنے رہے ان کی کنواری لڑکی نے ان کے خلاف عصمت دری کا الزام لگا دیا۔ جس سے وہ سارے ملک میں ذلیل ہو کر پھر کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے اور ان کی کریول قوم نے انہیں سرداری سے بھی برطرف کر دیا۔ اس ذلت کی وجہ سے وہ "بوسے" ایسے غائب ہوئے کہ پھر ان کا سراغ نہ مل سکا اس بوڑھے فولانی کسان کو ہمارے اس کے خلاف عدالت میں دعویٰ کرنے پر عدالت کے حکم سے ہماری جماعت کی زمین سے آخر نکلنا پڑا۔ جس کے بعد وہ شہر سے نصف میل کے فاصلہ پر کسی اور زمین میں کھیتی باڑی کرنے لگا مگر متواتر صدمات بیوی بچے کی جدائی اور بھائی کی موت وغیرہ کی تاب نہ لا کر تیرہ ماہ بعد اچانک اپنی جھونپڑی میں تنہا سوتے ہوئے راہیٔ ملکِ عدم ہو گیا۔ اور اہلِ شہر کو اس کی موت کا تین چار روز بعد اس وقت پتہ لگا جبکہ اس کے گذرنے والی پگڈنڈی پر لوگوں کو اس سمت سے شدید بو آنی شروع ہو گئی کسی کی مصیبت یا موت پر خوشی منانا خواہ وہ دشمن ہی ہو اسلامی مسلک کے خلاف ہے تاہم چونکہ ایسے واقعات دوسروں کے لئے عبرت کا موجب بنتے اور دلوں میں خشیت الٰہی پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے مذکورہ بالا واقعہ تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَار

گذشتہ جنگِ عظیم کے دوران مالی مشکلات

دوسری جنگِ عظیم کے زمانہ میں مرکز سلسلہ قادیان سے بیرونی ممالک کو روپیہ اور ڈاک وغیرہ بھجوانے میں بہت دشواریاں تھیں اور جماعت کو مالی مشکلات بھی لاحق تھیں اس لئے امیر مقامی مولانا نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ نے میری سیرالیون میں آمد سے صرف دو تین ماہ قبل مرکز کی مالی مشکلات کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھ دیا کہ انہیں اب دس پونڈ ماہوار کی بجائے صرف پانچ پونڈ بھیجے جایا کریں۔ دس پونڈ سٹرلنگ اس وقت سیرالیون میں کلرک درجہ سوم کی ماہوار تنخواہ تھی۔

مشکل حالات میں قربانیاں

اس کے بعد جب خاکسار انگلستان سے تبدیل ہو کر سیرالیون آیا تو کچھ دیر کے بعد میں نے حضرت مولانا علی صاحب رضی سے اپنے ماہوار الاؤنس کی ادائیگی کا ذکر کیا۔ آپ نے بڑے پیار سے مجھ پر واضح کیا کہ ان نازک ایام میں مرکز کو مبلغین کی مالی قربانی کی اشد ضرورت ہے اس لئے الاؤنس کی کمی کے متعلق جو کچھ میں حضور کی خدمت میں لکھ چکا ہوں کہ دس کی بجائے اب صرف پانچ پونڈ میں ہی گذارہ کرونگا۔ مجھے اب یہ گوارا نہیں کہ میں اپنی اس پیشکش کو آپ کی خاطر واپس لے لوں۔ میں اور آپ دونوں قربانی کریں اور اسی پانچ پونڈ کی قلیل رقم میں دونوں گذارہ کریں اللہ تعالیٰ اس کے عوض ہمیں بے شمار نعمتوں اور برکات سے نوازے گا۔ اور خدا کے خلیفہ کے دل سے ہمارے لئے خاص دعائیں نکلیں گی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس مشن کو زیادہ مالی قربانیاں کرنے والے احباب عطا کرے گا۔

چنانچہ جب خاکسار نے ان کی اس تجویز کو سَمْعًا وَّطَاعَةً کہہ کر قبول کر لیا تو انہوں نے فرطِ انبساط سے اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہہ کر مجھے گلے لگا لیا۔ پھر ہم نے دعا کر کے مرکز کو اس امر کی اطلاع دے دی اس کے بعد باوجود جنگ کی ہوشربا گرانی کے حمد للہ ہم دونوں اڑھائی پونڈ یعنی تقریباً تینتیس تینتیس روپے ماہوار میں کئی سال تک گزارہ کرتے رہے جو صرف اس طرح ممکن تھا۔ کہ ہم مقامی افریقن طرز پر رہائش اختیار کرتے اور افریقن دیہاتی کھانوں پر اکتفا کرتے۔ چنانچہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی کیا بلکہ بعد میں آنے والے مبلغین مثلاً مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی۔ مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ وغیرہم نے بھی مشن کی مالی حالت کی کمزوری کے پیش نظر قربانی کرتے ہوئے کچھ عرصہ تک صرف تین تین پونڈ ماہوار پر گذارہ کیا اور بڑے اخلاص اور محنت سے خدمتِ سلسلہ بجا لاتے رہے حالانکہ اس وقت سرکار کی طرف سے قانونی طور پر معمولی ہاؤس بوائے کا ماہانہ الاؤنس پانچ پونڈ مقرر تھا۔

بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس مشن کے لئے آمد کے دروازے کھول دیئے اور ترقیات کا ایسا زمانہ آ گیا کہ بیک وقت پانچ پانچ پونڈ چندہ پیش کرنے والے احباب اللہ تعالیٰ نے سیرالیون مشن کو عطا فرمائے اور آج بھی تو خدا کے فضل سے اس مشن کا بجٹ لاکھوں تک پہنچا ہوا ہے۔ اور وہاں خدا کے فضل سے جماعت ہر لحاظ سے ترقی کی راہوں پر بڑی تیزی سے گامزن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه۔

مشکلات میں حضرت مصلح موعود رضی کی طرف سے ہمت افزائی

سیرالیون میں ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۵ء تک بلکہ اس کے بھی بعد تک مبلغین سلسلہ کو ملک کے اندرونی علاقوں میں اکثر پیدل سفر کرنا پڑتا تھا خصوصاً دوسری جنگِ عظیم کے دوران حضرت مولانا نذیر احمد صاحب اور خاکسار جنگلوں اور پہاڑوں میں گاؤں گاؤں پھر کر تبلیغ کرتے اور احمدیت کیلئے زرخیز اور موزوں علاقے تلاش کرنے میں مصروف رہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیسیوں مخلص جماعتیں قائم ہو گئیں۔ تاہم جنگ کے ہنگامی حالات کی وجہ سے وہ بہت مشکلات کا زمانہ تھا۔ کھانے پینے کی عام اشیاء شہروں میں بھی میسر نہیں آتی تھیں چہ جائیکہ دیہات میں مل سکیں۔ اور اندرونِ ملک دوروں کے دوران کئی کئی ماہ تک ہم اکثر شکر قندی، کسادا، کوکو یام اور جنگلی یام وغیرہ پر گذارہ کرتے تھے۔ لوکل موٹے اور بدمزہ چاول اگر مل بھی جاتے تو پکانے کے بعد طبیعت کھانے پر آمادہ نہ ہوتی۔ البتہ بعض دفعہ انہیں پیس کر اور لوکل گڑ ملا کر ستوؤں کی طرح خشک ہی استعمال کر لیا کرتے۔ دودھ، ڈبل روٹی اور دیگر انڈین اناج وغیرہ تو اس زمانہ میں دیکھنے کو نہ ملتا تھا۔ سالن کیلئے شکر قندی کسادہ اور بعض دوسرے پودوں کے پتے ناڑی کے سرخ تیل میں پکا کر استعمال میں لائے جاتے تھے۔ اور یہ صورت حال کئی سال تک ہمیں برداشت کرنی پڑی۔

ایک روز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی ماہوار رپورٹ لکھتے ہوئے خاکسار نے ضمنی طور پر یہ بھی عرض کر دیا کہ حضور ہمیں تو یہاں اپنے ملک کا کوئی کھانا بھی نہیں ملتا۔ صرف موٹے موٹے چاول ملتے ہیں۔ جو ہم ستوؤں کی طرح پھانک لیتے ہیں۔ اور کوئی اناج نہیں ملتا۔ گوشت کے بدلے بہت بدبودار سوکھی ہوئی مچھلی ملتی ہے اور سالن کے لئے ہم شکر قندی اور کسادا کے پتے استعمال کرتے ہیں۔ البتہ پھلوں میں سے خودرو کیلے، آم، مالٹا، پپیتا اور انناس جنگلوں میں عام مل جاتے ہیں بعض دفعہ دوست احباب ننھے ننھے کیلوں کا گچھا پیش کر جاتے ہیں۔ تو ہم صرف وہی کھا کر دن گذار لیتے ہیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جواب ملا کہ :-

"آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے وہ لذیذ پھل آپ دن رات وہاں کھاتے ہیں جو آج کل یہاں بھی بمشکل ملتے ہیں اور جس کو آم کیلئے مالٹے اننناس وغیرہ کھانے کو ملیں اسے اور کیا چاہیئے"

تاہم ہماری ہمت افزائی اور جماعت کو ہماری کامیابی کے لئے دعا کی تحریک فرمانے کیلئے حضور رضی اللہ عنہ نے انہی دنوں مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء کے خطبہ جمعہ میں ہمارے وہ حالات اور مشکلات بیان فرما کر جن سے ہم اس وقت سیرالیون میں دوچار تھے جماعت کو ہمارے لئے خاص دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضورؓ نے فرمایا:۔

"مغربی افریقہ کے دو مبلغ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ایک مولوی نذیر احمد صاحب ابن بابو فقیر علی صاحب اور دوسرے مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ یہ لوگ ایسے علاقے میں ہیں۔ جہاں سواریاں مشکل سے ملتی ہیں کھانے پینے کی چیزیں بھی آسانی سے میسّر نہیں آتیں۔ رستہ میں کبھی ستو پھانک کر گذارہ کر لیتے ہیں اور کبھی کوئی پھل کھا لیتے ہیں پھر اُنہیں سینکڑوں میل کے دورے کرنے پڑتے ہیں۔ اور ان دوروں کا اکثر حصہ وہ پیدل طے کرتے ہیں یہ وہ قربانیاں ہیں جو سالہا سال سے یہ لوگ کر رہے ہیں چیف اور رؤسا ان کا مقابلہ کرتے ہیں بعض دفعہ گو ہمیشہ نہیں گورنمنٹ بھی انکے رستہ میں روڑے اٹکاتی ہے عام پبلک اور مولوی بھی مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان تمام روکوں کے باوجود وہ مختلف علاقوں میں جماعتیں قائم کرتے اور خانہ بدوشوں کی طرح دین کی اشاعت کے لئے پھرتے رہتے ہیں"

"یہ لوگ ایسے نہیں کہ جماعت ان کی قربانیوں کے واقعات کو تسلیم کرنے سے انکار کر سکے اس میں کیا شبہ ہے کہ جو کام یہ لوگ کر رہے ہیں وہ ساری جماعت کا ہے۔ اور اسی لحاظ سے جماعت کے ہر فرد کو اپنی دعاؤں میں ان مبلغین کو یاد رکھنا چاہیئے"

(الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء خطبہ نمبر)

صداقتِ احمدیت کا ایک نشان

مارچ ۱۹۴۰ء میں جب کہ مجھے سیرالیون (مغربی افریقہ) آئے ہوئے ابھی چند ہفتے ہی ہوئے تھے اور خاکسار مولانا نذیر احمد علی صاحب امیر سیرالیون کے ساتھ ملک کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں مقیم تھا۔ کہ ایک روز مولوی صاحبؓ نے فرمایا آئیے آج آپ کو میں ایک ایسا شخص دکھاؤں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔

چنانچہ ہم فری ٹاؤن کے علاقہ فولا ٹاؤن میں پہاڑی کے دامن میں اوپر کی طرف چلتے ہوئے چند منٹوں میں ایک دو منزلہ مکان کے وسیع بند کمرے کی کھڑکی کے پاس جا کھڑے ہوئے کمرے میں کھڑکی سے ذرا ہٹ کر ایک ادھیڑ عمر باوقار سا شخص چارپائی پر بیٹھا تھا۔ ہمیں دیکھتے ہی وہ ہمارے قریب آ کر انگریزی میں کہنے لگا اچھا تم مجھے آزاد کرانے آئے ہو۔ حاجی نذیر دیکھو میں اچھا بھلا ہوں میرے لڑکے نے یونہی مجھے پاگل قرار دے کر یہاں بند کر رکھا ہے کیا تم لوگ میری مدد نہیں کرو گے ہم نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے پھر وہ بگڑ کر کچھ بڑبڑانے لگا تو ہم خاموشی سے واپس لوٹ آئے۔

ایک بد دعا جو قبول ہو کر نشان بنی

واپسی پر مولانا صاحبؓ نے بتایا کہ اس شخص کا نام شیخ حیدر الدین ہے یہ دینی اور عام علمی لحاظ سے سیرالیون کی چند چوٹی کی شخصیات میں سے تھے گورنمنٹ کی طرف سے پہلے انہیں J.P. یعنی جسٹس آف پیس کا خطاب ملا پھر ممبر آف دی برٹش ایمپائر بھی بنا دیا گیا۔ ملک کا ہر طبقہ انکا لوہا مانتا تھا انہی کی کوششوں سے لاہوری جماعت کی طرف سے ان کے مبلغ مولوی غلام نبی مسلم صاحب فری ٹاؤن پہنچے مگر بعد میں مولوی صاحب موصوف اور ان میں اَن بن ہو گئی اور مولوی غلام نبی صاحب کو واپس جانا پڑا۔ پھر مولانا علی صاحبؓ نے بتایا کہ ۱۹۳۸ء میں پبلک کے اصرار پر سیرالیون مسلم کانگریس نے ایک جلسہ عام میں میرا ایک لیکچر کرایا جس کی صدارت شیخ حیدر الدین صاحب نے کی۔ چونکہ میری تقریر سے سامعین بہت متاثر تھے انہوں نے اپنے صدارتی ریمارکس میں کوئی علمی بات کہے بغیر صرف یہ کہا کہ "سامعین میں آپ سب سے زیادہ عالم دین ہوں۔ دنیوی علوم میں بھی یدِ طولیٰ رکھتا ہوں۔ میرے نزدیک اس انڈین حاجی کی باتیں اور دلائل محض ملمع سازی اور جھوٹ کا پلندہ ہیں میں تو اس جھوٹے مسیح و مہدی کی نسبت یہ پسند کروں گا کہ میرا دماغ کام کرنا چھوڑ دے تاکہ اس انڈین مشنری کی باتوں پر غور ہی نہ کر سکوں اور اس (نعوذ باللہ) فتنہ سے بچا رہوں پس آپ لوگ مجھ پر اعتماد کریں اور کوئی شخص ان کی جماعت میں داخل نہ ہو خدا کے آگے آپ کی طرف سے میں جوابدہ ہونگا۔ آپ فکر نہ کریں اسی لئے تو میں نے غلام نبی کو واپس کر دیا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ اور اب اس حاجی کے پاؤں بھی میں یہاں جمنے نہ دوں گا اور آپ دیکھیں گے کہ اسے بھی یہاں سے قادیان بھاگنا پڑے گا" پھر کچھ ناواجب کلمات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف استعمال کرتے ہوئے کہنے لگا۔ "امام مہدی علیہ السلام تو مکہ سے ظاہر ہونگے ان کے ساتھ لشکر ہونگے جو مغربی قوموں کو تباہ کر دینگے اور وہ حسینی ہونگے قادیانی نہیں ہونگے" اس کے بعد مجھے جواب دینے کا موقعہ دیئے بغیر انہوں نے سیرالیون کانگریس کا وہ جلسہ برخواست کر دیا۔

دماغی عارضہ جان لیوا ثابت ہوا

پھر کیا ہوا مولوی علی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا "اس کے بعد سے ہمیں تو اللہ تعالیٰ سیرالیون میں کامیابی پر کامیابی عطا فرما رہا ہے اور جا بجا جماعتیں قائم ہو رہی ہیں ایک اسلامیہ سکول بھی ہم نے کھول دیا ہے۔ مسجدیں بھی بن رہی ہیں اور خود میں بھی بفضلہ تعالیٰ ملک میں موجود اور جماعت کی رہنمائی اور تربیت میں مصروف ہوں بلکہ اب آپ بھی میرے ساتھ آ شامل ہوئے ہیں۔ لیکن شیخ حیدر الدین صاحب جے۔پی۔ ایم۔بی۔ای خود اپنی ظاہر کردہ خواہش کے مطابق واقعی دماغی توازن کھو بیٹھے اور ۱۹۳۹ء سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ حتّٰی کہ اب بیماری کی شدت کی وجہ سے انہیں گھر کے اندر بند کر کے رکھا جا رہا ہے۔ ان کے قبیلہ کے لوگ اعلانیہ معترف ہیں کہ انہوں نے ایک خدا رسیدہ انسان اور اسکی سچی جماعت کے خلاف زبان کھولنے کا خمیازہ اس دنیا میں پا لیا ہے بعض ان میں سے بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور اور امام وقت کے خلاف بدزبانی کرنے والے کو اس دنیا میں اسی عارضہ میں مبتلا کر دیا جو اس نے خود چاہا تھا اور اپنے پاکیزہ کلام اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ کی صداقت کا ایک اور واضح اور زندہ ثبوت مہیا فرمایا"

خاکسار محمد صدیق عرض کرتا ہے کہ افسوس سیرالیون کا یہ سرکردہ باشندہ اس دماغی عارضہ سے جانبر نہ ہو سکا اور تقریباً اڑھائی سال تک اس لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی والی عبرتناک حالت میں رہ کر آخر اس جہان سے چل بسا۔ انکی وفات کے کئی سال بعد ایک روز ان کے اکلوتے ماجزادے عمر حیدر الدین اپنے چودہ سالہ بیٹے یعنی حیدر الدین کے پوتے کو جس کا نام اپنے دادا کی طرح حیدر الدین ہی تھا میرے پاس "بو" لے کر آئے اور بصد منت اصرار کیا کہ اسے احمدیہ سکول "بو" میں داخل کر کے بورڈنگ ہاؤس میں رکھ لیا جائے۔ کیونکہ فری ٹاؤن میں آوارگی کرتا ہے۔ نیز کہنے لگے کہ آپ یقین کریں میں اپنے باپ شیخ حیدر الدین کی طرح آپ کا مخالف نہیں ہوں بلکہ دل سے آپ کی جماعت کو سچا سمجھتا ہوں اور اسلام کی اشاعت کے لئے آپ کی تبلیغی مساعی کا مداح ہوں میں نے اس خیال سے شیخ حیدر الدین صاحب کے اس پوتے کو سکول اور بورڈنگ ہاؤس میں داخل کر کے اپنے پاس رکھ لیا کہ شاید وہ اچھی تربیت کے بعد اپنے خاندان کیلئے دینی لحاظ سے بہتر ثابت ہو تاہم چند ماہ تو وہ لڑکا اچھا رہا سکول کے اُستاد بھی اس سے مطمئن رہے لیکن پھر ایسے خلاف بورڈنگ میں مقیم لڑکوں کی چیزیں چرانے اور دیگر مختلف قسم کی شکایات ہونے لگیں سکول سے بھی غائب رہنے لگا پھر بھی میں نے نرمی اور بعض دفعہ سختی سے اس کی اصلاح کی کوشش جاری رکھی۔

اولاد بھی ختم ہو گئی

آخر ایک مرتبہ سکول میں ایک سنگین جرم کرنے پر اسکو ہیڈ ماسٹر نے میرے فیصلہ کے مطابق سرِ عام سخت بدنی سزا دی اس نے لڑکوں سے کہنا شروع کیا کہ میں اسکا بدلہ لیکر چھوڑونگا مگر یہ بات مجھ تک کسی نے نہ پہنچائی۔ چنانچہ اس نے ایک ہفتہ بعد حیدر الدین نے انتقامی جذبہ کے ماتحت اس ملک کی ایک زہریلی بوٹی پیسکر چھوٹے شیشے میں ملا کر میرے بستر پر بکھیر دی گرمیوں کا موسم تھا رات کو مجھے شدید خارش شروع ہو گئی۔ اور صبح تک میری تمام جلد سوج کر بدن زہریلی خارش سے بھر گیا جماعت کے ایک بزرگ حاجی علی صاحب نے فوراً پتہ کر لیا کہ کیا ہوا ہے اس لڑکے کی شرارت ہے چنانچہ پھر مجھے کئی روز تک بو گورنمنٹ ہسپتال میں زیر علاج رہنا پڑا۔ بار بار انجکشن لگتے رہے اور آخر خدا کے فضل سے تکلیف بالکل رفع ہو گئی تاہم وہ لڑکا حیدر الدین اپنے اس نئے جرم کا افشا ہوتے ہی غائب ہو کر فری ٹاؤن بھاگ گیا پھر چند ماہ بعد ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اس کا باپ عمر حیدر الدین ٹی۔بی میں مبتلا رہ کر فوت ہو گیا اور پھر ڈیڑھ دو سال بعد وہ شرارتی لڑکا بھی فری ٹاؤن میں اسی مرض کا شکار ہو کر دنیا سے چل بسا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ گویا خدا کے مامور کا انکار اور تذلیل کرنے والے آنریبل شیخ حیدر الدین جے پی ایم بی ای فری ٹاؤن کی نسل بھی ختم ہو گئی اور خاندانی طور پر وہ دنیا سے بالکل مٹا دیئے گئے۔ کاش ایسی قہری تجلیات سے خدا اور حبیبِ خدا کے منکر عبرت حاصل کریں اور فائدہ اٹھائیں اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت بخشے اور اسلام کی تعلیم پر کاربند رہ کر اپنے خدا کو ہر دم راضی رکھنے کی توفیق دے آمین۔ (باقی)

آل شری لنکا احمدیہ مسلم کانفرنس

ملک کے اطراف و جوانب سے احباب کا روحانی اجتماع ۔ حضرت وکیل التبشیر صاحب کا خصوصی پیغام

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس ۔ حال متعین کولمبو ۔ شری لنکا

محض خدا تعالیٰ کا خاص فضل و کرم اور اس کا بے انتہاء احسان ہے کہ نہایت نامساعد حالات میں مورخہ ۱۶؍ اپریل ۷۸ء بروز اتوار آل شری لنکا احمدیہ مسلم کانفرنس ملک کے صدر مقام کولمبو (COLOMBO) میں نہایت کامیابی سے اور بہت شاندار رنگ میں انعقاد پذیر ہوئی الحمد للہ!

خاکسار کی آمد کے بعد منعقدہ مجلس عاملہ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مورخہ ۲۲ و ۲۳؍ اپریل کو یہ سالانہ کانفرنس وسیع پیمانے پر بلائی جائے۔ اس کے جملہ انتظامات کے لئے تین کمیٹیاں بنا دی گئی تھیں۔

اس کانفرنس کی اطلاع ملتے ہی مخالفوں میں کھلبلی مچ گئی اور مختلف طریقوں سے مخالفانہ سرگرمیاں تیز کر دی گئیں اور کسی نہ کسی طرح اس کانفرنس کو رد کرنے کے لئے کوششیں شروع کی گئیں چنانچہ انہی تاریخوں میں انہوں نے بھی جلسے کرنے کا انتظام کیا۔ اس سلسلہ میں پولیس کے عہدیداران کو اطلاع دی گئی۔ انہوں نے اس سلسلہ میں مناسب اقدام کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے ہمیں مشورہ دیا کہ ہماری کانفرنس مورخہ ۱۶؍ اپریل کو بلائی جا سکے۔ چنانچہ ان حالات کے پیش نظر ۱۶؍ اپریل کو ہی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اس کے متعلق ملک کی تمام جماعتوں اور مختلف اطراف میں رہنے والے احباب کرام کو بذریعہ خطوط و تار اطلاع دی گئی۔

احباب کا اجتماع

ایک روز قبل یعنی ۱۵؍ اپریل کو ہی ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب مشن ہاؤس میں تشریف لانے لگے اور خوب چہل پہل ہو گئی۔ مشن ہاؤس کو ٹیوب لائٹوں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ مشن ہاؤس کے درمیانی ہال میں کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ نچلے اور اوپر کے ہالوں میں لاؤڈ اسپیکروں کا انتظام کیا گیا۔

تہجد اور درس و تدریس

مورخہ ۱۶؍ اپریل بروز اتوار فجر کو باجماعت نماز تہجد کے ساتھ کانفرنس کی کارروائی [illegible] ہوا۔ احباب جماعت سے دونوں ہال پر ہو چکے تھے۔ نماز تہجد میں اسلام اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازیٔ عمر اور غلبۂ اسلام کے تمام منصوبوں کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں کی گئیں۔ بعد نماز فجر خاکسار نے قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس دیا۔ اس کے بعد اجتماعی طور پر سب احباب نے ناشتہ کیا۔

مقابلہ جات

صبح دس بجے تا ایک بجے دوپہر خاکسار کی زیر صدارت مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا ایک مقابلہ برائے حسن قرأت۔ نظم خوانی اور تقاریر کا ہوا سب سے پہلے خاکسار نے ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر نیکیوں میں مقابلہ کی روح پیدا کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی ۔ اس مقابلہ میں ہمارے نوجوانوں اور بچوں نے کافی تعداد میں نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ججز کے فرائض مکرم محمد اسمٰعیل صاحب، مکرم ایم ٹی احمد صاحب ۔ مکرم نیاز احمد صاحب اور خاکسار نے ادا کئے۔ تینوں مقابلوں میں اوّل دوم اور سوم آنے والے خدام اور اطفال کو شام کے وقت منعقدہ جلسہ عام میں انعامات تقسیم کئے گئے اور نہایت خوبصورت طبع سندات دیئے گئے۔

ظہر و عصر کی نمازوں سے فارغ ہو کر سب احباب نے بیریانی اور لوازمات پر مشتمل دوپہر کا کھانا تناول کیا۔ اس کے بعد تمام احباب کرام کا ایک گروپ فوٹو لیا گیا۔

جلسہ عام

شام کے چار بجے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ عام اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور جماعت کے ایک اچھے شاعر مکرم نیاز احمد صاحب، کی نظم خوانی کے بعد جماعت کے ایک معمّر عالم جو پچھلے ساٹھ سال سے جماعت احمدیہ کے رسالہ دوتن کے ایڈیٹر ہیں جناب عبد المجید صاحب نے اس کانفرنس کا افتتاح فرمایا۔

افتتاحی تقریر

آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے قرآن کریم کی روشنی میں متقیوں کی علامات بیان کیں۔ نیز موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں رونما ہونے والے اعتقادی اور عملی انقلاب کا ذکر فرمایا۔

پیغام

افتتاحی تقریر کے بعد خاکسار نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے آمدہ پیغام جو انگریزی میں تھا سنایا۔ اس کے بعد اس کا تامل ترجمہ سنایا۔ اس پیغام میں آپ فرماتے ہیں:۔

پیارے بھائیو! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ آپ لوگ اپنے ملک میں تبلیغی سرگرمیاں تیز کر رہے ہیں، اور اسی غرض کے لئے ایک جلسہ عام کا اہتمام کر رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی کوششوں میں کامیابی اور برکت عطا فرمائے آپ کی جماعت تاریخ احمدیت میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ آپ کے ملک میں جماعت احمدیہ کا قیام ۱۹۱۵ء میں ہوا تھا۔ اُس وقت سے گاہے بگاہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند صحابہ کرام کو آپ کے ملک میں آکر خدمت اسلام بجا لانے کی توفیق بھی عطا ہوتی رہی ہے۔ مرکز احمدیت کے ساتھ آپ کی جماعت کو ایک دیرینہ ربط و تعلق ہے۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ کی جماعت متحد و منظم ہو کر فریضۂ خدمت اسلام کی ادائیگی میں کمربستہ رہیں گے۔

آپ اپنی مقامی زبان میں زیادہ سے زیادہ اسلامی لٹریچر تیار کرنے کی سعی فرمائیں تاکہ آپ کے ملک کے گھر گھر میں احمدیت کا پیغام پہنچایا جا سکے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ بھائیوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو

آمین

خاکسار

مرزا مبارک احمد ۔ وکیل التبشیر تحریک جدید

انجمن احمدیہ (ربوہ)

ازاں بعد خاکسار نے اپنی ابتدائی صدارتی تقریر میں اس سالانہ کانفرنس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آئندہ منظم رنگ میں تعلیم و تربیت اور تبلیغی سرگرمیوں کو تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے مکرم محمد رفیع الدین صاحب جنرل سیکرٹری سنٹرل کمیٹی نے ہستی باری تعالےٰ کے عنوان پر مختلف عقلی و نقلی دلائل سے مزیّن ایک تقریر فرمائی۔

دوسرے نمبر پر مکرم ایم ۔ ٹی ۔ احمد صاحب نے اسلام اور امن عالم کے عنوان پر تقریر فرمائی اور موجودہ دنیا میں امن کی ضرورت اور اس سلسلہ میں اسلام کی عالمگیر اور دائمی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی امن بخش عالمگیر سرگرمیوں کا ذکر کیا۔

بعدہٗ محترم جناب ایم ایم عبد القادر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ نے وفات مسیح و نزول عیسیٰ کے زیر عنوان مختلف آیات قرآنی، احادیث اور تاریخی شواہد کی روشنی میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کرتے ہوئے نزول مسیح کی حقیقت بیان کی۔

آخر میں خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر مختلف آیات قرآنی و احادیث کی روشنی میں حضور علیہ السلام کی صداقت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور مخالفین احمدیت کے منصوبوں کی ناکامی اور اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کے عالمگیر غلبہ کی تفصیل بیان کی۔

ریزولیشن

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم محمد رفیع الدین صاحب جنرل سیکرٹری کی طرف سے صدر مملکت شری لنکا اور وزیر اعظم کی خدمت میں روانہ کرنے کے لئے ایک ریزولیشن پیش کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور حکومت وقت کے متعلق اس کے موقف اور اس کی عالمگیر امن بخش سرگرمیوں اور مخالفوں کے غلط پروپیگنڈوں کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ اس ریزولیشن کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم محمد بدر الدین صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کولمبو نے شکریہ ادا کیا

آخر میں خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس وقت مجمع پر ایک عجیب رقّت کی حالت طاری تھی اور سب کی آنکھیں پُرنم تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان درد بھری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین

اللہ تعالےٰ احباب جماعت کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور ان کے اخلاص و محبت اور باہمی اتحاد و اتفاق میں برکت عطا کرے آمین

درخواست دعا

① ۔ میری بیٹی عزیزہ فریدہ عفت نے بی اے فائنل کا امتحان دیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں نمایاں کامیابی اور آئندہ مزید ترقیات کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

② ۔ خاکسار کو ایک عرصہ سے سینہ میں درد اور انتہائی کمزوری ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد عمر علی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

③ مختلف علاقوں سے ہمارے احمدی بچے اور بچیاں سکول، کالج اور یونیورسٹیوں کے مختلف امتحانات میں شریک ہوئے ہیں سب کی نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

یادگیر میں حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ کے خاندان میں شادی کی دو تقریبات

اوا خر مارچ ۱۹۷۸ء میں یادگیر حیدرآباد میں حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ کے خاندان میں شادی کی دو تقریبات سرانجام پائیں جن میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کی خواہش اور ذاتی مراسم کی بناء پر بیگم صاحبہ محترمہ اور صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ کے ہمراہ شرکت فرمائی۔

چنانچہ شادی کی پہلی تقریب مکرم عبدالبصیر صاحب ولد محترم سیٹھ عبدالحی صاحب مرحوم کی عمل میں آئی اور مورخہ ۲۶/۳/۷۸ کو برات یادگیر سے محبوب نگر پہنچی مکرم عبدالبصیر صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ طاہرہ شمیم صاحبہ بنت مکرم محمد معین الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس آف محبوب نگر کے ساتھ قادیان میں ہو چکا تھا۔ مورخہ ۲۷/۳/۷۸ کو بعد نماز مغرب رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے شادی بیاہ کے متعلق اسلامی تعلیمات کو مختصراً بیان کیا۔

دوسری تقریب عزیزہ امۃ البصیر صاحبہ بنت محترم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد کے رخصتانہ کی مورخہ ۳۰/۳/۷۸ کو عمل میں آئی موصوفہ کے نکاح کا اعلان مکرم منصور احمد صاحب ولد محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم کے ساتھ قادیان میں ہو چکا تھا چنانچہ برات مورخہ ۳۰/۳/۷۸ کو لیڈی حیدری کلب حیدرآباد پہنچی اس تقریب میں بعض وزراء اور معززین شہر نے بھی شرکت کی خاکسار کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم حمید الدین صاحب شمس کی نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے موقعہ کے مناسب حال خطاب فرمایا۔

دعا کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی حاضرین کی مٹھائی فروٹ اور چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ مورخہ ۳۱/۳/۷۸ کو ہر دو دولہوں کی جانب سے "اوٹن گارڈن" میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے علاوہ بعض وزراء اور سرکردہ شخصیتوں نے بھی شرکت کی ہر دو عزیزان حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب کے پوتے اور محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کے بھتیجے ہیں جبکہ عزیزہ امۃ البصیر صاحبہ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ کی نواسی اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب اور محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ کی بھتیجی اور محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کی بھانجی ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو رشتوں کو فریقین کیلئے موجب رحمت و برکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین خاکسار: منظور احمد مبلغ یادگیر

منقولات سے

'مرزا وسیم احمد کی اخباری نمائندوں سے ملاقات'

مورخہ ۱۷ اپریل کو کلکتہ پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اخباری نمائندوں سے خطاب فرمایا۔ جس کی کسی قدر تفصیل کلکتہ کے ایک اخبار 'روزنامہ ہند' میں مذکورہ عنوان سے شائع ہوئی ہے جو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے بھجوائی ہے۔ اسے بعینہٖ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

"اسٹاف رپورٹر کل پریس کلب کلکتہ میں ہندوستان میں احمدیہ مسلم آرگنائزیشن کے صدر مرزا وسیم احمد صاحب نے اخباری نمائندوں سے ملاقات کی اس موقعہ پر جناب وسیم احمد صاحب نے تفصیل سے اخباری نمائندوں کو احمدیہ فرقے سے متعلق بتایا انہوں نے کہا کہ آج سے ۹۰ سال قبل میرے دادا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے پنجاب میں اس فرقے کی بنیاد رکھی۔ ہم لوگوں پر طرح طرح کے الزامات لگائے جاتے ہیں ہمیں غیر مسلم کہا جاتا ہے حتیٰ کہ پاکستان پارلیمنٹ سے ہم لوگوں کو غیر مسلم کی اسناد بھی دے دی گئی دراصل یہ ہمارے دشمنوں کے کارنامے ہیں ورنہ احمدی فرقہ کے ماننے والے بھی اسی طرح مسلمان ہیں جس طرح دنیا کے دوسرے مسلمان ہم لوگ پانچوں وقت نمازیں پڑھتے ہیں۔ اللہ اور اس کے نبی حضرت محمدؐ پر ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن پاک کو اللہ کا کلام مانتے ہیں رمضان میں روزے رکھتے ہیں اور اسلامی شریعت پر سختی سے کاربند ہیں ہم لوگوں کا قصور صرف یہ ہے کہ ہم لوگ کہتے ہیں کہ حضرت محمدؐ کے بعد بھی یہ لوگ آتے رہیں گے جن کا براہ راست تعلق اللہ سے ہوگا۔ اور وہ اللہ کے حکم سے اللہ اور اس کے نبی حضرت محمد کے دین اسلام کی اچھی طرح تبلیغ کریں گے جس طرح سے کہ ہمارے دادا حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کیا ہے۔ حضرت غلام احمد صاحب کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو پھانسی نہیں دی گئی یا وہ آسمان پر اُٹھائے نہیں گئے بلکہ ان کی قدرتی موت سرینگر کشمیر میں ہوئی موجودہ تحقیق کے مطابق یورپ کے محققین ہمارے اس دعویٰ کو صحیح مان رہے ہیں۔ احمدیہ تحریک عالمگیر طور پر چل چکی ہے۔ افریقہ اور ایشیا میں لاکھوں کی تعداد میں احمدیہ تحریک کے جھنڈے تلے ہو رہے ہیں۔ ہماری تبلیغ کا کام انتہائی موثر طریق پر جاری ہے۔ پاکستان میں ہم لوگوں کو کافی نقصان پہنچایا گیا ہے یہ عجیب و غریب بات ہے کہ ہم لوگ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک ہندو اپنے کو ہندو کہے یا ایک عیسائی اپنے کو عیسائی کہے اور دوسرے لوگ ان کو ہندو یا عیسائی ماننے کو تیار نہ ہوں۔ مذہب ایک ذاتی معاملہ ہے اس پر کسی کو اعتراض کا کوئی حق نہیں ہونا چاہئیے۔

اس موقعہ پر ناظم دعوت و تبلیغ برائے ہند مولانا شریف احمد امینی نے بھی اخباری رپورٹروں کو خطاب کیا۔ (روزنامہ ہند کلکتہ ۱۸ اپریل ۱۹۷۸ء)

بنگلہ دیش میں چار صد افراد کا قبولِ احمدیت

کچھ عرصہ قبل بنگلہ دیش میں الحاج مکرم ڈاکٹر عبدالصمد خان صاحب چوہدری کے ذریعہ ایک پیر صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں حال ہی میں پیر صاحب موصوف کے گاؤں میں ایک تبلیغی جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ جس میں پیر صاحب موصوف اور ڈاکٹر عبدالصمد خان صاحب اور علماء سلسلہ نے تقاریر کیں۔ پیر صاحب نے اپنے مریدوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام قادیان میں ظاہر ہو چکے ہیں اور آپ سب کو میں تحریک و تلقین کرتا ہوں کہ آپ لوگ بھی ان پر ایمان لے آئیں اور آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق سلام پہنچائیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ میرے مریدوں میں جو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں چنانچہ فوراً چار صد افراد نے ہاتھ اٹھا کر بیعت کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ اب ان سے بیعتیں لی جا رہی ہیں۔ دوسری طرف غیر احمدی مولویوں نے ایک جلسہ کر کے مخالفت کی آگ بھڑکائی ہے اور ان سب بیعت کرنے والوں کو کافر و واجب القتل قرار دے کر شدید مخالفت پر کمر بستہ ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب نومبائع بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے اور مکرم ڈاکٹر عبدالصمد خان صاحب اور پیر صاحب موصوف کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے ڈاکٹر صاحب موصوف کے خاندان میں ایک لڑکا B.S.C (آنرز) کا امتحان دے رہا ہے اس کی نمایاں کامیابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: احمد توفیق چودھری آف بنگلہ دیش ایڈیٹر رسالہ زیتو پترو

اخبارِ قادیان:

★ مکرم احمد توفیق صاحب چودھری آف بنگلہ دیش زیارت مقامات مقدسہ کے بعد مورخہ ۴/۵/۷۸ کو واپس تشریف لے گئے۔ ★ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری سابق ناظر تعلیم کی اہلیہ محترمہ کراچی سے مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے مورخہ ۲/۵/۷۸ کو قادیان تشریف لائیں۔ ★ مکرم چودھری منظور احمد صاحب چیمہ تا حال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں اب ان کی حالت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہو رہی ہے معدے کی تکلیف کے علاج کے بعد اب شوگر کا علاج کیا جا رہا ہے احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ★ مورخہ ۷/۵/۷۸ بروز اتوار لجنہ اماء اللہ قادیان کا ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم خلیل احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ نے حج بیت اللہ شریف کے ایمان افروز حالات بہنوں کو سنائے موصوفہ کو گذشتہ دنوں حج بیت اللہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

قادیان میں رخصتانہ کی ایک تقریب!

مورخہ ۲۵/۴/۷۸ کو عزیزہ فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید منظور احمد شاہ صاحب درویش مرحوم کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی ان کے نکاح کا اعلان مکرم سید سلیم احمد صاحب ولد مکرم سید محمود احمد صاحب ساکن سکندرآباد کے ساتھ قادیان میں ہو چکا تھا۔

چنانچہ مورخہ ۲۵/۴/۷۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت بھائی اللہ دین صاحب نے اجتماعی دعا کرائی بعدہٗ برات مکرم سید منظور احمد شاہ صاحب مرحوم کے مکان پر گئی وہاں بھی تلاوت و نظم کے بعد حضرت بھائی جی نے اجتماعی دعا کرائی۔ مورخہ ۲۷/۴/۷۸ کو برات دلہن لے کر سکندرآباد روانہ ہو گئی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

اسلحہ سازی کی دَوڑ اور اَمنِ عالَم — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

سورۃ النحل میں معاہدات کی پابندی کی اہمیت، اُن کے توڑنے یا اُن کو تارپیڈو کرنے کے ہولناک نتائج سے متنبّہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (النحل آیت : ۹۵)

(ترجمہ) "اور تم (معاہدات اور باہمی سمجھوتوں میں) اپنی قسموں کو آپس میں فریب کرنے کا ذریعہ مت بناؤ۔ ورنہ تمہارا قدم بعد اس کے کہ وہ خوب مضبوطی سے جم چکا ہو (یعنی امن کا معاہدہ ہوگیا) پھر پھسل جائے گا۔ اور تم بُرا انجام دیکھو گے۔ کیونکہ تم نے اس طرح سے اور لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا۔ اور تم پر بڑا عذاب نازل ہوگا۔"

باہمی معاہدات تو اس لئے ہوتے ہیں کہ اس کی پابندی سے ہر فریق دُوسرے کو اُن خدشات سے تحفّظ دے دے۔ جن کے سبب دِلوں میں طرح طرح کے شکوک پیدا ہوتے اور امن کو برباد کرنے کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے جب معاہدہ طے پاگیا تو اس کی پابندی کرنا نہ صرف فریقِ ثانی کے لئے امن کے حالات پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ بلکہ خود اپنے امن و امان کی بھی گارنٹی ہے۔

اس آیت کریمہ سے دو آیات قبل ایک اَور خرابی کے متعلق بھی قرآن مجید نے بڑے ہی بلیغ انداز میں متنبّہ کیا ہے جس کو دُور نہ کرنے کے نتیجہ میں امنِ عالَم تباہ ہوجاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسے سمجھوتوں اور معاہدات کی آڑ میں کسی دُوسرے کو پتہ لگے بغیر اندر ہی اندر فریقِ مخالف پر برتری حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا تا اپنی پوزیشن مضبوط ہوتے ہی فریقِ ثانی کا صفایا کر دیا جائے۔ یہ چیز بھی امنِ عالَم کو خطرناک طور پر تارپیڈو کرنے والی ہے۔ اس اہم امر سے متنبّہ کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے :-

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ (النحل آیت : ۹۳)

(ترجمہ) "اور تم اُس عورت کی طرح مت بنو جس نے اپنے کاتے ہوئے سُوت کو اُس کے مضبوط ہوجانے کے بعد کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ اس طرح کہ تم اپنی قسموں کو (یعنی معاہدات والی قسموں کو) فریب کے ذریعہ آپس میں رُسوخ بڑھانے کا ذریعہ بنالو اس خوف سے کہ کوئی قوم کسی دُوسری قوم کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور نہ ہوجائے ـــ فرماتا ہے، اللہ تو صرف اس وقت تم کو ان احکام کے ذریعہ سے آزما رہا ہے کہ کون ان پر صحتِ نیّت سے کاربند ہوتا ہے اور کون نہیں۔ اور قیامت کے دن تم پر ان اُمور کی ساری حقیقت ضرور کھول دیگا۔ جن میں تم اختلاف رکھتے تھے۔"

مذکورہ دونوں آیتوں میں سے جہاں پہلی آیت کے آخر میں عذابِ عظیم سے متنبّہ کیا تو دُوسری آیت میں قیامت کے روز معاہدات کی ناقدردانی کرنے والوں پر ساری حقیقت کے کُھل جانے کا ذکر ہے۔ یہ صورتِ حال ایک تو اُس روز یقینی طور پر ظاہر ہونے والی ہے جسے اسلامی اصطلاح میں قیامتِ کبریٰ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لیکن اس سے لطیف اشارہ کے طور پر ایک اور پہلو بھی نکلتا ہے اور وہ یہ کہ قیامتِ کبریٰ سے قبل اس دُنیا میں قیامتِ صُغریٰ کے حالات پیدا ہوجائیں گے اور وہ اس طرح کہ جب معاہدہ کرنے والی اقوام معاہدات کی صدق دلی سے پابندی نہیں کریں گی اور ایک فریق دُوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے یا موقع سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر معاہدات کی بے قدری کرے گا تو پھر اُسے اس کے بھیانک نتائج کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ اور یہی وقت اُس کے لئے قیامتِ صُغریٰ کا ہوگا جب جو بھی دھوکا باز ہوگا اُسے اپنے کیئے کا پھل ملے گا۔ اس لئے قبل اس کے کہ وہ وقت آئے عقلمندی یہی ہے کہ اس سے بچا جائے۔ اور امنِ عالم کو کسی طرح پر بھی برباد نہ ہونے دیا جائے۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ اس وقت جس قدر بھی بین الاقوامی معاہداتِ امن ہوتے ہیں وہ عدم اعتماد کی فضا میں ہوتے ہیں۔ فریقِ ثانی کے بارہ میں بے اطمینانی کے باوجود محض دُوسرے سے ڈر کر (out of fear) معاہدات طے کر لئے جاتے ہیں۔ لیکن اگر یہی معاہدات (out of love) محبت کے جذبات سے ہوں، ان میں صاف دلی اور صحتِ نیّت کارفرما ہو تو امنِ عالَم پائیدار بھی ہوگا اور دیرپا بھی۔ اور نتیجۃً دُنیا جو تعمیری ترقی اس وقت تک کر چکی ہے وہ بھی خود اُس کے اپنے ہاتھ سے تباہ نہ ہوگی خدا کرے کہ دُنیا کی ترقی یافتہ اسلحہ ساز قومیں امنِ عالَم کی اہمیت کو پہچان لیں۔ اگر دُوسروں کی خاطر نہیں تو کم سے کم اپنی خاطر ہی پائیدار امن کی طرف مؤثر قدم اُٹھائیں تا دُنیا کچھ دِن اور سُکھ کا سانس لے سکے اور امن قائم رہے ❊

آل انڈیا کانفرنس کیلئے حضور انور کا رُوح پرور پیغام

(بقیہ صفحہ اوّل)

یہ از بس ضروری ہے کہ ہم میں اتحادِ فکر اور اتحادِ عمل ہو۔ اور ہم اُس رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں متحد کیا ہے۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ ہم اپنی کوشش سے دُنیا کے دِل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں جیت سکتے جب تک آسمان کے فرشتے ہماری مدد نہ کریں۔ اُن کی مدد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نہ صرف ہم بلکہ ہماری آئندہ آنے والی ہر نسل بھی اپنی ذمّہ داری کو سمجھے اور پھر اس کے مطابق قربانیاں پیش کرے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمّہ داریاں سمجھنے اور انہیں کما حقّہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

والسّلام

(دستخط) مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۱۵ - ۴ - ۵۷/۷۸

طلائی تمغہ

ربوہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترمی بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کی پوتی عزیزہ راشدہ غنی صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب نیاز نے بی۔اے ۱۹۷۷ء دینیات میں نصرت جہاں طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعلان کے مطابق ایسا طلائی تمغہ دو سالوں کے مجموعی نمبروں پر دیا جاتا ہے۔ نیز اس سال کی انعامی فیس جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جاتی ہے، آپ کے مقرر کردہ نصاب میں اوّل آنے پر وہ بھی عزیزہ راشدہ غنی صاحبہ نے حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزہ کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ورائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیڈیز سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈلز، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

چپل پروڈکٹس

۲۹ / ۴۲ مکھنیا بازار کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

جلسہ یوم خلافت

۲۷ مئی ۱۹۷۸ء کو یومِ خلافت کے جلسے منعقد کئے جائیں

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت جاری وساری ہے۔ خلافت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ خلافت کے ذریعہ مرکز، اسلام اور اللہ تعالیٰ سے مضبوطی سے تعلق قائم رہتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف منیف "رسالہ الوصیت" میں رقم فرماتے ہیں:-

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

لہٰذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ جماعتیں اپنے ہاں ۲۷ مئی ۱۹۷۸ء (۲۷ ہجرت ۱۳۵۷ ہش) بروز ہفتہ جلسہ یوم خلافت منعقد کریں۔ اور جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے اِس ابدی انعام، اس کی برکات اور خلافت کی ضرورت واہمیت پر مقررین حضرات روشنی ڈالیں۔ اور جلسوں کی روئیداد نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان میں بھجوائیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

قابلِ توجہ صدر صاحبان وسیکرٹریانِ اُمورِ عامہ!

نظارت ہذا نے مطبوعہ فارم برائے کارگذاری ماہانہ رپورٹ سیکرٹریانِ امورِ عامہ کو بذریعہ ڈاک بھجوائے تھے۔ اور تاکیداً لکھا گیا تھا کہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو خانہ پُری کرکے باقاعدگی سے بھجواتے رہیں۔ مگر ابھی تک چند ایک جماعتوں کے سیکرٹریانِ امورِ عامہ کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لہٰذا صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹری امورِ عامہ کو ہدایت کریں کہ وہ باقاعدگی سے رپورٹ بھجوایا کریں۔ تاکہ مرکز جماعتوں کے حالات سے آگاہ رہ سکے۔ اگر کسی جماعت میں سیکرٹری امورِ عامہ کا تقرر نہ ہوا ہو تو بذریعہ انتخاب تقرر کیا جائے۔ اور اگر کسی جماعت میں مطبوعہ فارم نہ پہنچے ہوں تو نظارت ہذا میں لکھ کر فارم منگوائے جاسکتے ہیں۔ امید ہے کہ صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ امورِ عامہ فوری طور پر اس امر کی طرف توجہ دیں گے

ناظر امورِ عامہ قادیان

بقایادار جماعتیں جلد توجہ کریں!

متوقع نسبتی بجٹ کے مقابل پر بعض جماعتوں کی وصولی نسبتی لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے۔ اور متعدد جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمّہ لازمی چندہ جات کی رقوم بقایا چلی آرہی ہیں۔ جملہ جماعتوں کو نظارت ہذا کی طرف سے بقایا جات کی اطلاع بھجوائی جاچکی ہے۔ اِس لئے بقایا چندہ کی وصولی کے لئے جملہ عہدیداران جلد توجہ فرمائیں۔

مقامی عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ چندہ کی ادائیگی میں خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور بقایا داروں کو بھی سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار رہیں۔ اور چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور بقایا جات جلد ادا کریں۔ اگر وہ اپنی آمدنی سے خدا تعالیٰ کا حصّہ پہلے نکال لیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کے بقیہ اموال میں برکت دے گا۔

جملہ مبلّغینِ کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب جماعت کو مالی قُربانی کی ضرورت واہمیّت سے پوری طرح آگاہ کریں۔ اور قُربانی کے معیار کو بلند کرکے سو فیصدی ادائیگی کے ساتھ فرض شناسی کا ثبوت پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جُوبلی کے عالمگیر منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) - جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر، یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) - دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لیکر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) - کم از کم سات بار روزانہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور وتدبّر کیا جائے۔

(۴) - تسبیح وتحمید[1] اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) - مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(الف) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔

(ب) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

---

[1] تسبیح وتحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

دو نئے ناظران کا تقرر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ کرم یکم مئی ۱۹۷۸ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دو صیغوں کے نئے ناظر مقرر فرمائے ہیں:-

(۱) - مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب —— ناظر بیت المال خرچ۔

(۲) - مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی —— ایڈیشنل ناظر اُمورِ عامّہ۔

مندرجہ بالا تقرریاں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ریزولیشن نمبر ۲۰-خ مورخہ ۷۸-۵-۳ کے ذریعہ ریکارڈ ہو چکی ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تقرریاں ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے

دینی نصاب برائے سال ۷۸-۱۹۷۷ء میں درجِ ذیل کتب مقرر کی گئی ہیں:- (۱) فتح اسلام - (۲) دینی معلومات ابتدائی نصف حصّہ اور (۳) چہل حدیث۔

جن مجالس کو مذکورہ کتب جس قدر تعداد میں درکار ہیں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے طلب فرمائیں۔

ھدیہ: فتحِ اسلام ۵۰ پیسے

دینی معلومات ۵۰ پیسے اور چہل حدیث ۲۵ پیسے

ڈاک وپیکنگ کے اخراجات اس کے علاوہ ہوں گے جو بذمہ خریدار ہوں گے۔

مہتمم تعلیم وتبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان